قُل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقاً

الحمد للہ والمنۃ کہ درین آوان میمنت اقتران رسالہ ہدایت مقالہ از تصنیفات
فاضل اجل عالم باعمل واعظ لاثانی مولانا مولوی نور الحسن صاحب القادری [illegible] مسمیٰ

الطریق الاحسن
١٣١١ھ

فی

دار الشرور والفتن
١٨٩٣ء

بتصحیح حضرت مصنف ممدوح وباہتمام جناب مولوی امانت اللہ صاحب ناظم زیور طبع سے مزین

در مطبع [illegible] واقع کلکتہ مطبوع گردید

قَالَ السَّعْدِیؒ | خلافِ پیمبر کسی رہ گزید | کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

دکھائے نہ بھکین پر نہ بھکین

خلاصۂ مرام یہ ہی کہ جناب لسانیت مآب مولوی خیر الدین صاحب متوطن قصبۂ قصور ہداہ اللہ لشکور سالگذشتہ سے یہ انوکھی بات اختیار کی ہی تفریق بین المومنین کی داد دیتے ہین معلوم بحساب علم نجوم یا بقاعدہ رمل وغیرہ صوم ماہ صیام و نماز عیدین وغیرہ امور شرعیہ موقتہ کی نسبت کچھ دنون پیشتر ہی سے جو چاہتے ہین حکم نادر شاہی صادر فرماتے ہین اور انکے حکم نار واکو انکے مریدین و معتقدین کو حی من السماء بلکہ شئی زائد اعتقاد کرکے جمہور اہل اسلام سنیہ سنیہ کی مخالفت کی راہ پر چہار گٹ اڑے جاتے ہین اگر انکو امر حق بتلائیے کچھہ سمجھائیے تو بگڑتے ہین جھگڑتے ہین اور اپنی مرشد کی ذات شریف کے سوا ساری جہان کو وہابی کہتے ہین انہی مجمل کی تفصیل یہ ہے کہ سالگذشتہ جناب واعظ صاحب نے بتاریخ پنجم شہر ذی الحجہ بروز جمعہ نماز عید اضحی کی نسبت یہ کارگذاری کی کہ بر سر منبر وعظ مین یہ کلمات صد با ہراہت ارشاد فرمائے کہ یہ چاند شنبہ کا ہی اور شنبہ کو بقر عید ہونی چاہیئے پھر اسکے دوسرے روز یہ حکم ناطق نافذ کیا کہ بروز سہ شنبہ بقر عید ہے وبقول بعض مجلس وعظ مذکور ہی مین اس حکم ناطق کا نفوذ بھی ہوا تھا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال پس انکے مریدین لے اڑے اور تمام شہر مین جابجا مسجد بمسجد یہ چرچا کرنے لگے کہ منگل کو بقر عید ہی منگل کو بقر عید ہے یہ صدای نار وا سنکر اکثر اہل شہر مشوش ہوئے اور اس امر کی تحقیق و تنقیح کیواسطے حضرات فضلا کی خدمات بابرکات مین حاضر ہونے لگے علی الخصوص جناب فضیلت مآب حضرت مولانا حافظ محمد جان صاحب مدظلہ کے حضور فیض گنجور مین اکثر لوگ حاضر ہوئے حضرت مولانا صاحب ممدوح نے کتاب کے موافق ان سکویہ جواب ارشاد فرمایا کہ تاوقتیکہ بروز شنبہ رویت ہلال کی شہادت کامل طور سے ثابت نہو گی تب تک ہم چہارشنبہ کو بقر عید کرینگے اسیطرح جناب فضیلت انتساب حضرت مولانا مرحبا صاحب دام برکاتہ قاضی تمام بنگالہ کلکتہ کے حضور کرامت معمور مین بھی بہت سے لوگ بغرض استفسار تحقیق یوم النحر حاضر ہوئے چونکہ قاضی صاحب مدظلہ اچھی طرح رویت کی تحقیق کرچکے تھے لہذا آپنے بروز چہارشنبہ عید اضحی کا حکم جاری کیا اور اندنون شہر مین واعظ صاحب کے معتقدین زیادہ تھے بدینوجہ اختلاف کا بازار اور گرم ہوا اور انکے معتقدین نے ایسی کارروائیان شروع کین جنسے واعظ صاحب کی بات رہنے اور سہ شنبہ کو ساری اہل شہر کو عید کرنا پڑے چونکہ ان کارروائیونکی تصریح تطویل لاطائل ہی لہذا اسیجا قلم انداز کرکے اصل مقصد بیان کرتا ہون کہ اس اختلاف بیجا و ہنگامہ نازیبا کو دیکھکر تاریخ ہشتم ذی الحجہ جناب قاضی مرحبا صاحب مدظلہ حضرات علماء کبار ذوی الاقتدار مدرسین مدرسہ عالیہ و دیگر فضلاء کلکتہ کے حضور مین تشریف فرما ہوئے اور ان حضرات والا درجات شورا کرکے سبکے متفق الرائے ہونیکے بعد فی الفور اس مضمون کا ایک اشتہار کہ عید اضحی بروز چہارشنبہ ہے چھپوا کر اسیروز نماز مغرب کے وقت تک تمام شہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

اما بعد جمیع شائقین طریق صدق وہدیٰ وسائر محترزین عن سبیل البدع والہویٰ پر ہویدا ہو کہ بفحوای س
زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا بدلتا ہے رنگ آسمان کیسی کیسی فی زمانا کہ یہاں نہ سلطنت اسلامی نہ ابنائے زمانہ
کی توجہ سوی دینداری و پرہیزگاری ہے نہ حکام وقت کو ان باتوں سے کچھ کام ہے زمانہ کا روز نیا رنگ ہے آج کوئی طریقہ
ہے کل کوئی ڈھنگ ہے معاملات دنیاوی ہی درکنار ہر بوالہوس امور دینیہ میں اپنے کو سمجھنے لگا مختار کچھ پاس شریعت غرا کرتا ہے
نہ ذرا خدا سے ڈرتا ہے نہ پرسش روز جزا کا خیال کرتا ہے نہ فکر مآل کرتا ہے ازادانہ علم افساد فی الدین اٹھاتا ہے
عوام کالانعام کو انما نحن مصلحون سنا سنا کر دام تزویر میں پھنساتا ہے قولہ تعالیٰ الا انہم ہم المفسدون
ولکن لا یشعرون سے ناآشنائی جتاتا ہے بوجہ جہالت و عدم لیاقت کقولہ علیہ السلام اذا لم یبق تخذوا الناس رؤساً
جہالا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا اخرجہ الشیخان والترمذی خود بھی گمراہ بنتا ہے اور خلق خدا کو بھی گمراہ بناتا ہے
چنانچہ چند دنوں کا عرصہ گذرتا ہے کہ بعض علماء سوء کی بدولت اس شہر خدا رسیدہ دار السلطنت کلکتہ میں چند بدعات قبیحہ و
محدثات شنیعہ کے شیوع روز افزوں کو دیکھکر احقر نے حسبۃً للہ انکے رد میں **فیض المحسن** نامی ایک رسالہ چھپوا کر شائع
کیا عام طور پر ذائع کیا الحمد للہ اسکی باعث بہت سے بندگان خدا متلاشی رہ صدق و صفا متنبہ ہوکر ان بدعات و
منکرات سے تائب ہوئے راہ ضلالت سے پھر کر طریق ہدایت پر چلے بالفعل پھر چند امور قبیحہ ایسے شیوع پذیر ہو چلے ہیں
جو لاریب سنگ راہ ہدایت ہیں سراپا جہل و ضلالت ہیں لہٰذا خالصاً للہ صرف اخوان مسلمین و برادران
مومنین کو طریق خیر کی خیریت و سبیل شر کی شریت سے واقف و ماہر کرنیکی نیت سے رسالہ ہذا المسمی
بطریق المحسن فی قمع الشرور والفتن لکھا تاکہ کسیکی صرف چرب زبانی و لسانی پر بھول کر لوگ
قولہ تعالیٰ وان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا کے مصداق نہ بنیں اور بعد مردن کف افسوس
مل مل کر نالان و گریان یٰویلتیٰ لیتنی لم اتخذ فلاناً خلیلا اور ہماری اس تحریر مدلل
کو بنظر غور و چشم تامل ملاحظہ و معاینہ فرماکر صراط مستقیم پر قائم رہیں ہر چند کوئی انکو بہکائے یا لاکھ سبز باغ

نماز و ضحیہ دونون کا اعادہ لازم آئیگا کیونکہ نہ انکی نمازین ادا ہوئین اور نہ قربانیان روا ہوئین بانیوجہ
کہ یہ دونون چیزین یوم النحر مین واجب ہوتی ہین چنانچہ اضحیہ کے وجوب کا وقت عالمگیری کی عبارت
مذکورہ سے ظاہر ہو چکا اور یہ یقینی امر ہے کہ بحسب شہادۃ شہود رویت ہلال۔ واعظ صاحب کے معتقدین
نے عرفہ کو نمازین پڑہین اور قربانیان کین پس بطریق اولی انکے یہ اعمال ناجائز ہوئے (وفی الکبیری)
وعید الاضحی الذی اختلفت الیہ ثلثۃ ایام لانہا کلہا ایام الاضحی بالاجماع فالصلوۃ
فیما سوی ذالک من ایام لاتسمی صلوۃ العید انتہی علاوہ ازین یہ امر تو ظاہر ہے جمیع
صغار و کبار پر باہر ہے کہ جناب واعظ صاحب نہ قاضی ہین نہ مفتی ہین نہ زمرۂ علمائے ربانی سی ہین
نہ فضلای حقانی سے ہین حتے کہ کسی مسجد کے خطیب بہی نہین ہین نہ خواص شہر سے ہین ہان
افراد قصاص شہر کے ایک فرد البتہ ہین بفرض محال اگر وہ امام شہر بہی ہوتے اور بلا ثبوت شہادت
رویت ہلال اس حرکت پر شناعت کے مرتکب ہوتے تو اس صورت مین بہی لوگونکی نمازین اور قربانیان
ناجائز ہوتین (کما فی العالمگیریۃ) وفی النوازل اذا صلی الامام صلوۃ العید یوم عرفۃ
فضحی الناس فہذا علی وجہین اما ان یشہد عندہ شہود علی ہلال ذی الحجۃ
اولم یشہد واقفی الوجہ الاول جازت الصلوۃ والتضحیۃ وفی الوجہ الثانی لا
تجوز الصلوۃ والتضحیۃ الخ افسوس صد افسوس تو یہ ہے کہ کتب فقہیہ پر جناب واعظ صاحب کی نظر
نہین اور زمانہ صبا سے اس سن شریف تک کہ ریش مبارک کے بال بال جہڑ گئے اسقدر لیاقت و
قابلیت سے زیادہ ترقی بہی نہ کر سکے کہ جنسے اپنے کچہہ اعتراض بجا کیا یا انکی خطا کو خطا کہا خواہ وہ کوئی
ہو ولی من اولیاء اللہ ہی کیون نہو مگر جہٹ اسکو بر سر منبر لقب وہابی عطا فرمایا یا پنجسو صلواتین سنائین
بے نقط کا آموختہ پڑہا معتقدین نے قاہ قاہ اڑایا بزم مشاعرہ مین جرکین و رنگین فقرے وقت شعر خوانی
کا لطف دیکہلایا زیادہ کیا لکہون تہذیب مانع ہے ورنہ جی مین تو آیا تہا کہ انکی مجلس کا پورا فوٹو گراف
دیکہلاؤن حضرات ناظرین ولاحظین کو بہی اتنا ہنساؤن کہ پیٹون مین بل پڑ پڑ جائین مفسدین
فی الدین کو اسقدر رلاؤن کہ روتے روتے اپنی اپنی آنکہون کو روئین اندہے ہو ہو جائین مگر
مضمون قولہ تعالے وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ الآیۃ
کو خیال کرکے اور سعدی رہ کی اس شعر کو پڑہکر ؎ بدی را بدی سہل باشد جزا ٭ اگر مردی احسن الی من اسا
اسیقدر پر اکتفا کیا ہان خدا کرے جلد کمین انکی کتاب عقائد خضوریہ ولقول بعض عقائد خیوریہ شائع ہو جاوے
دانگ مین ذائع ہو اسوقت انشاء اللہ المستعان باسانید صحیحہ و براہین قویہ جمیع حضرات علماء و فضلاء
واذکیاء و عقلاء پر یہ امر ہویدا و مبرہن ہوگا کہ حضرت کا مذہب جمیع مذاہب باطلہ کا ملغوبہ ہے اور عدم

سہسرام مین شائع کیا اور بعض بعض حضرات کے نزدیک بعض بعض دیگر امصار سے بہی اسی مضمون کے خطوط
آگئے چنانچہ ازان جملہ جناب حافظ نصیر الدین صاحب خطیب مسجد وہرم تلاکے نزدیک بہی ایک خط آیا بہرکیف
لوگون کے دلون کے شکوک رفع ہوئے اور بروز چہارشنبہ عید اضحی قرار پائی مگر واعظ صاحب کو ہدایت
نصیب نہوئی وہ اتفاق اہل السنن سے الگ رہے اپنی بات پر زور دیا کئے الغرض ساری اہل شہر ایک فریق
ہوئے اور وہ اپنے معتقدین سمیت کہ تخمیناً کچہہ کم وبیش دو ہزار آدمیون سے زائد نہونگے ایک فریق
ہوئے اور اسوقت چند ناخدا بہی اُسی زمرہ مین تہے القصہ بروز سہ شنبہ انکی حسب الحکم مسجد ناخدا مین نماز
کا اہتمام شروع ہوا اور چند بار لوگ جمع ومتفرق ہوئے آخر الامر جتنے لوگ حاضر ہوئے تہے ازانجملہ اکثر لوگ
اپنے اپنے مکانونکو تشریف لیگئے نماز عید نپڑہی اور بالبقی لوگون نے نماز عید ادا کی بعد ازان نماز پڑہنے
والون مین تین فریق ہوئے ایک فریق نے کہ شرذمۂ قلیل تہے اسی روز قربانی بہی کی اور دوسرے فریق نے
کہ تعداد مین فریق اول سے چندان زاید نہونگے دوسرے روز بلا اعادۂ صلوٰۃ قربانی کی اور تیسری فریق
نے کہ بہ نسبت فریقین مذکورین تعداد مین اسکے لوگ کثیر تہے کچہہ عقل وفہم سے کام لیکر دوسری روز مساجد
متفرقہ مین نمازون کا اعادہ کیا اور قربانیان بہی کین متکلم ہذا کہتا ہے اسمین شک نہین کہ از روی
شریعت غرا فریق اول کی نماز آدا ہوئی اور نہ قربانی روا ہوئی کیونکہ یہ دونون چیزین یوم النحر یعنے دسوین
تاریخ ذی الحجہ کو واجب ہوتی ہین اور وہ نوین تاریخ تہی اور فریق دوم کی نماز نا روا ہوئی مگر قربانی ادا
ہوئی کیونکہ تباریخ دہم وہ قربانی ہوئی الاہان اگر ازانجملہ کسی نے قبل از نماز قربانی کی ہوگی تو اسکی
قربانی بہی ناجائز ہوگی۔ کما فی العالمگیریۃ والوقت المستحب للتضحیۃ فی حق اہل سواد بعد
طلوع الشمس وفی حق اہل المصر بعد الخطبۃ کذا فی الظہیریۃ ولو ذبح والامام فی
خلال الصلوٰۃ لا یجوز وکذا اذا ضحی قبل ان یقعد قدر التشہد ولو ذبح بعد ما قعد
قدر التشہد قبل السلام قالوا علی قیاس قول ابو حنیفہ رح لا یجوز کما لو کان فی خلال الصلوٰۃ
لان الخروج من الصلوٰۃ بصنعہ فرض عندہ کذا فی البدائع انتہی۔ اور فریق سیوم کی
بوجہ اعادہ نماز بہی ادا ہوئی اور قربانی بہی روا ہوئی اسواسطے کہ یہ دونون چیزین بتاریخ دہم اپنے
وقت پر ادا کی گئین (فی فتاوی قاضیخان) ولو اشتبہ یوم النحر فصلوا بہم وضحی ثم
علموا فی الغد ان امس کان یوم عرفۃ کان علیہم اعادۃ الصلوٰۃ والاضحیۃ جمیعاً انتہی
(و فی العالمگیریۃ) وقت الاضحیۃ ثلثۃ ایام العاشر والحادی عشر والثانی عشر الخ
قاضیخان کی عبارت کا مطلب یہ ہی کہ اگر امام باشتباہ یوم النحر ایک روز پیشتر نماز عید اضحی پڑہی
اور لوگ قربانیان کرین بعد ازان دوسری روز معلوم ہوا کہ کل یوم النحر نہتا بلکہ یوم عرفہ تہا تو لوگون پر

نے چہار شنبہ کے روز نماز عید اضحی پڑھی ہے اسوجہ سے وہ وہابی ہین یہ سنکر جناب حافظ صاحب ممدوح نے
یہ سوال لکھکر اپنے پاس رکھا چہ میفرمایند حضرات علماء دین اندرینکہ امسال بروز چہار شنبہ نماز عید اضحی
جائز بود یا نہ بینوا توجروا اور بتاریخ ۱۴ بتقریب محفل میلاد شریف موسیٰ جی صاحب سورتی کے مکانین
جناب حافظ صاحب تشریف لیگئے اور بعد قیام واعظ صاحب بہی وہان جلوہ افروز ہوئے انتہی
بلفظہ جناب حافظ صاحب اور واعظ صاحب کے درمیان اس جلسہ مین جو جو باتین وقوع مین آئین یہ اشتہار
مذکور مین بالتصریح والتشریح مسطور ہین بخوف طوالت مینے قلم انداز کیا مختصر یہ ہے کہ من سائر الوجوہ
عاجز ولاجواب ہوکر آخر الامر جناب واعظ صاحب کو اپنی زبان مبارک سے یہ اقرار کرنا ہی پڑا کہ
نماز عید اضحی وقربانی تین دن تک جائز ہے الحمد للہ واعظ صاحب نے بتاریخ ۱۲ حضرات اہل سنت و
جماعت کی نسبت بروز چہار شنبہ نماز عید اضحی پڑھنے اور قربانیان کرنیکی وجہ سے جو کافر و وہابی ہونیکا
فتوا دیا تہا اسکی تکذیب وتغلیط خود انہین کی زبان سے ہوگئی باینطور کہ جب وہ اسکے مقر ہوئے
کہ تین دن تک نماز عید اضحی وقربانی جائز ہے تو عاملین اعمال جائزہ کی نسبت معاذ اللہ وہ فتویٰ
دینا بمضمون حدیث مرقومہ بالا خود اپنے کافر و وہابی ہونیکا صریح اقرار کرنا اور اشتہار دینا ہے۔

فتوای حضرات علماء کاملین دامت برکاتہم

ما قولکم رحمکم اللہ تعالی اندرینکہ امسال بروز چہار شنبہ نماز عید اضحی و اضحیہ جائز بود یا نہ چنانچہ زید میگوید
کہ جائز نبود آنانکہ بروز مذکور نماز عید اضحی و اضحیہ کردہ اند العیاذ باللہ ہمہ کافر و وہابی گشتند بینوا توجروا

الجواب

رب زدنی علما امسال بروز چہار شنبہ نماز عید اضحی و اضحیہ بلا شائبہ ریب و شک جائز و واجب بود زانکہ
در یوم النحر بود لنش یعنے دہم تاریخ ذی الحجہ صلا شنبہ نیست زیراکہ بروز شنبہ بدر آمنی ماہ کامل شدہ
بود و در شبے کہ ماہ کامل میشود بالیقین آن شب شب چہاردہم آنماہ میباشد ولا خلاف فیہ و باید دانست
کہ بالفرض اگر روز چہار شنبہ را تاریخ یازدہم ہم تسلیم کردہ شود درینصورت نیز در جواز صلوۃ و اضحیہ
جای کلام نیست کما فی فتاوی قاضیخان ۔ واما عید الاضحی ان فاتت فی الیوم الاول لعذر
او بغیر عذر یصلی فی الیوم الثانی فان فاتت فی الیوم الثانی بعذر او بغیر عذر یصلی فی الیوم الثالث
وفی الکبیری فالحاصل ان الصلوۃ العید الاضحی تجوز فی الیوم الثانی والثالث سواء کان التاخیر
بعذر او بدونہ انتہی وفی الہدایہ فان کان عذر یمنع من الصلوۃ فی یوم الاضحی صلاہا
من الغد وبعد الغد ولا یصلیہا بعد ذلک لان الصلوۃ موقتۃ بوقت الاضحیۃ
فیتقید بایامہا الخ وفی العالمگیریۃ واذا احدث عذر یمنع من الصلوۃ فی یوم الاضحی

حنفیت وشافعیت ومالکیت وحنبلیت تو انکی اقوال وافعال سے ظاہر وپیدا ہے اور یہ بات مشہور ہے
کہ اہل تشیع کے یہان تقیہ عجیب چلتا نسخہ ہے ۔ خیر ابھی تو کچھ نہین کہتے ہین ہم ‡ پر سمجھ لیناکہ سمجھا جائیگا
جبکہ شائع ہوگی حضرت کی کتاب ‡ اور کوئی نسخہ میری ہاتھ آئیگا ‡ المرام بروز چہارشنبہ تمام شہر مین عام
طور سے عید ہوئی شادان وفرحان حضرات اہل اسلام نے اپنی اپنی مسجدون مین بجماعت کثیر وجم غفیر نمازین
پڑھین اور قربانیان کین وَاللہُ یَختَصُّ بِرَحمَتِہٖ مَن یَّشَآءُ وَہُوَ ذُو الفَضلِ العَظِیمِ اسکے بعد کا معاملہ
جناب حافظ نصیر الدین صاحب کے بعض تلامیذ ارشدہ کے اشتہار مورخہ ۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۰ھ مصدرہ
مطبع غوثیہ کلکتہ مین یون زیب رقم ہے کہ بعد ازان تاریخ ۱۲ (ذی الحجہ) بروز جمعہ واعظ صاحب صوفی نے
پردہ وعظ مین برسر منبر یون زہر اگلنا شروع کیا کہ الحمد للہ کلکتہ مین صرف ایک مسجد ناخدا سنت جماعت کی
نکلی اور کل مسجدین کافر وہابی کی نکلین اور کلکتہ وہابی گڈھ نکلا اور اللہ تعالی فرماتا ہے وقلیل من
عبادی الشکور اور جتنی لوگون نے بروز چہارشنبہ نمازین پڑھین ہین وہ سب کافر وہابی ہین
اور انکی نمازین اور قربانیان ناجائز ہین وکذا وکذا مشتہر کہتا ہے کہ واعظ صاحب کے اکثر مریدین
ومعتقدین نے بھی بروز چہارشنبہ نمازین پڑھین اور قربانیان کین پس اپنے مرشد کے حسب الحکم وہ کافر وہابی ہوگئے

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

اب انکو لازم ہے کہ اپنے مرشد کے حسب ارشاد یا اپنے کافر وہابی ہونیکا مرثیہ گائین یا کفو لقولہ علیہ السلام
لا یرمی رجل رجلا بالفسق والکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک اخرجہ البخاری اپنے
مرشد کے کافر وہابی ہونیکا نوحہ لوگونکو سنائین اور اگر بالفرض چہارشنبہ کو گیارہین تاریخ تسلیم بھی کیجائے
تو بھی ہم سنیونکی نماز وقربانی مین سرمو نقصان وزیان یا کراہت وشناعت نہین (کفر وعدم جواز چہ معنی دارد)
کما فی فتاوی قاضیخان وما عید الاضحی ان فاتت فی الیوم الاول بعذر او بغیر عذر یصلی فی الیوم
الثانی فان فاتت فی الیوم الثانی بعذر او بغیر عذر یصلی فی الیوم الثالث الخ وھکذا
فی عامۃ الکتب الفقہیۃ اور واعظ صاحب نے وعظ مذکور مین یہ بھی ارشاد کیا تھا کہ ہمنے شنبہ
کو جو نماز پڑھی ہے حضرت امام جعفر صادق رض کے فتوی پر عمل کیا ہے اور ہم یہ بھی کہتے ہین کہ آیندہ سال
ذی الحجہ کی پہلی تاریخ پنجشنبہ کو ہوگی اور حج اکبر ہوگا مشتہر کہتا ہے کہ واعظ صاحب نے ان فقرون مین
جسقدر کذب وزور سے کام لیا ہے کتاب نزہۃ المجالس مطبوعہ مصر کے صفحہ ۶۰ کی سطر ۱۲ کی ناظرین پر بخوبی
ظاہر ہے اور انکے مریدین شاید اسکو کرامت خیال کرتے ہین المرام بعد وعظ چند سامعین معتمدین نے
جناب حافظ نصیر الدین صاحب کے حضور مین آکر یہ جملے بیان کئے اور بعض معتبر ذریعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تاریخ ۱۱ کو واعظ
صاحب نے بوقت شب اپنے مریدین کو یہ ہدایت کی کہ حافظ نصیر الدین صاحب کے پیچھے نماز ناجائز ہے کیونکہ انکی

بتاریخ ۲۸ شعبان روز جمعہ کو کہ انکے قاعدۂ خاص کے موافق شاید ۲۹ تاریخ تھی بڑے زور وشور کے
ساتھہ برسر منبر حضرت نے وعظ مین یہ حکم قطعی ارشاد فرمایا کہ کل روز شنبہ کو ضرور رمضان المبارک
کا چاند ہوگا اور یکشنبہ کو پہلی تاریخ ہے یکشنبہ سے سنیون کا رمضان ہے اور دوشنبہ سے وہابیونکا
رمضان ہے متکلم ہذا کہتا ہے کہ واعظ صاحب کے سیاق وسباق کلام سے بارہا یہ بات ظاہر
ہو چکی ہے کہ وہ اپنی اصطلاح خاص مین لفظ وہابی کو معنی سنی استعمال کرتے ہین مگر جہان وہ لفظ سنی
استعمال کرتے ہین وہ اپنی اصطلاح خاص مین کیا معنی رکھتے ہین ابتک یہ عقدہ نکھلا قرین قیاس یہی ہے کہ وہ اُسکو
اہل مذہب ومشرب کے معنی مین استعمال کرتے ہونگے جو ہنوز پردہ تقیہ مین مخفی ہے اور انکی عدم سنیت
تو انکے قول وفعل سے ظاہر ہے مگر خدا کرے جلد انکی کتاب شائع ہو تو انشاء اللہ تعالی یہ امر مخفی
بھی ظاہر ہو جائیگا عوام بیچارے ان امور کو کیا جانین وہ لفظ سنی سن سنکر اسپر مرتے ہین جانثار
کرتے ہین ایسے ایسے بہتیرے معاملات زمانہ سلف مین گذر چکے ہین جنکو تحقیق منظور ہو انکو چاہیئے کہ
حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین اسوۃ الاولیا خلاصۃ الاصفیا رئیس العلما افضل الفضلا
جامع کمالات انسانی مورد مراحم یزدانی عمدۃ المفسرین زبدۃ المحدثین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
دہلوی قدس سرہ کی کتاب تحفہ اثنا عشریہ مین باب مکائد کو بدیدۂ تامل ملاحظہ کرین اور عقل وخرد
سے کچھہ کام لیکر حضرات علماء ربانی وفضلاء حقانی کی صحبت اختیار کرین قال المولنا روم قدس سرہ
؎ ہمچو بلبل دوستی گل راگزین * تاشوی باغ من گل ہم نشین * زاغ چون مردار باشد ہمنفس *
یار او مردار خواہد بود و بس * اور واعظ صاحب جو کسی کی تحریر کے جواب مین کچھہ تحریر نہین کرتے
یا بزم علما مین حاضر ہو کر کسی عالم سے تقریر نہین کرتے اسکی وجہ بھی یہی معلوم ہوتی ہے کہ
بہر دو صورت کتب اہل سنت وجماعت سے انکو استدلال کرنا ہوگا یا انکا جانب مقابل جو
عبارت پیش کریگا اسکو زبان سے حق کہنا ہوگا لہذا اونہون نے اپنا ایسا ڈہنگ رکہا ہے کہ نہ اپنے
مذہب اصلی کے خلاف یہ کرنا پڑے اور نہ عوام پر یہ عقدہ کہلے ورنہ کیا انکو اتنی عقل نہین ہے
کہ تحریر کا جواب تحریراً اور تقریر کا جواب تقریراً ہوتا ہے حائل کہین مجیب کہین یہ کوئی تماشا
ہے العاقل یکفیہ الاشارۃ المطلب انکی معتقدین آمنا وصدقنا کہتے ہوئے بزم وعظ
سے اٹھے اپنے اپنے گہر گئے اور ہر ایک سے کہنے لگے کہ کل ضرور چاند ہوگا پرسون سے روزہ
رکہنا پڑے گا شان کبریائی کہ بروز شنبہ مطلع خوب صاف رہا آسمان شفاف رہا نہ ابر تہا نہ غبار
تہا نہ کسی علت کو بار تہا تمام لوگون نے بدیر آسمان سے آنکھین لڑائین تکلیفین اوٹہائین مگر رویت
نہوئی پر نہوئی یہ کیفیت دیکہکر اُسروز حضرت کے بہت سے معتقدین کے عقیدے شکست ہوئے

صلہا من الغد و بعد الغد لا یصلہا بعد ذلک کذا فی الجوھرۃ النیرۃ ثم العذر ھھنا لنفی الکراھۃ حتی لو اخروھا الی ثلثۃ ایام من غیر عذر سقط الصلوۃ اھ پس زید کہ جائز را ناجائز گفتہ و بران ہم اکتفا نکردہ مستزاد بران حکم کفر داوہ است عجب نیست کہ در حالت جوش جنون این حرکت شنیعہ از و صدور یافتہ باشد پس اگر علامت جنون در وموجود بود من وجہ معذور خواہد شد ورنہ بمصداق قولہ علیہ السلام لا یرمی رجل رجلا بالفسق والکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک اخرجہ البخاری رح زید خود وہابی مضل وضال گشت و واجب التعزیر الشدید واشد النکال گردید نعوذ باللہ من الجہل والجہال ھکذا حکم الکتاب واللہ اعلم بالصواب المجیب احقر الوریٰ ابو الفتح محمد عبد الشکور مرحبا حنفی کان اللہ لہ (قاضی تالتلا کلکتہ) نعم الجواب وحبذا المجیب محمد حاتم (خطیب مسجد کولوٹولہ) الجواب صحیح محمد لطف الرحمن عفی عنہ (مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ) الجواب صحیح ولاتیں حسین عفی عنہ (مدرس مدرسۂ عالیہ) المجیب مصیب ابو اسحاق محمد عبد الرزاق (مدرس مدرسہ عالیہ) الجواب صحیح محمد اسمعیل عفی عنہ (مدرس مدرسۂ عالیہ) المسئلہ صحیحۃ والجواب صحیح والخلاف فیہ قبیح محمد حشمت علی عفی عنہ اسلام آبادی (مدرس مدرسۂ عالیہ) الظاہر ان الجواب صواب سعادت حسین عفی عنہ (مدرس مدرسۂ عالیہ) ھکذا اقول الفقہای الخلیۃ عن الزیغ والھوی ومن مال الی البدع والھوی فان الجحیم ھی الماویٰ واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماویٰ عبد الکریم الحنفی الچشتی المسئلۃ صحیحۃ محمد اخلاص عفی عنہ (قاضی فنک بازار کلکتہ) لقد حصحص الحق امین الدین (محصل مدرسہ عالیہ) الجواب صحیح والمجیب نجیح نور الحسن الحنفی القادری البردوانی الجواب صحیح والمجیب مصیب ابو نعیم عبد العظیم عفی عنہ +

اسکے بعد بلا لحاظ و اعتبار رویت ہلال جناب واعظ صاحب نے اپنے قاعدہ معمولہ کے موافق شہر محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ کی شب نہم کو شب دہم یعنے شب عاشورہ اور رجب المرجب کی شب بست و ششم کو شب بست و ہفتم یعنے شب معراج اور شعبان کی شب چہاردہم کو شب پانزدہم یعنے لیلۃ البرات قرار دیکر شبہای مذکورہ مین صلوۃ الرغائب وغیرہ نوافل وادعیہ مخصوصہ پڑھنے کی کہ جنکی استحسان واحداث وجواز وعدم جواز مین ابھی ہم کلام نہین کرتے اپنے مریدین و معتقدین کو ہدایت کی انلوگون نے سر تسلیم خم کرکے قبول کیا اور انہین راتون مین وہ اعمال بجالائے چونکہ یہ راتین ایسی نہ تہین کہ انکا اتفاق و اختلاف مشہور خاص و عام ہو طشت از بام ہو لہذا انکی نسبت کوئی شور و غل نہوا کسی نے جانا اور خیال کیا کوئی غافل و بے پرواہ رہا۔ بعد ازان

ہوتا ہی ہمیشہ یونہین ہوتا آتا ہی اب اگر اپنے مرشد کے حسب الحکم بنیت رمضان کل تم روزہ رکھوگے
تو شرعًا تمہارا روزہ جائز نہوگا کما فی الدر المختار ولا یصام یوم الشک الی قولہ ولو جزم
بکونہ عن رمضان کرہ تحریمًا انتہی۔ (قال الطحطاوی) تحت ھذہ العبارۃ للتشبیہ باھل الکتاب
لانھم زادوا فی صومھم وعلیہ حمل حدیث النھی عن التقدیم بصوم یوم او یومین انتہی
یہ حکم اسصورت مین ہے جبکہ یوم الشک ہو اور یوم الشک کی تعریف یہ ہے (فی الطحطاوی)
قال فی الھندیۃ ھو اذا ابر علامۃ لیلۃ الثلثین والسماء متغیمۃ او شھد واحد
فردت شھادتہ او شاھدان فاسقان فردت شھادتھما اھ وفی شرح المختار) ان
یتحدث الناس بالرویۃ ولا تثبت ابو السعود والشک استواء طرفی الادراک من النفی
والاثبات انتہی اور اگر مطلع صاف رہے تو ۳۰ تاریخ یوم الشک نہوگا کما فی العالمگیریۃ
فلما اذا کانت السماء مصحیۃ ولم یر الھلال احد فلیس بیوم الشک کذا فی الزاھدی
اور اسی صورت مین اس روز بنیت رمضان روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے (فی الطحطاوی)
فالحاصل ان الکراھۃ لصوم یوم او یومین ثابتۃ مطلقًا علی ما فی التحفۃ ومقیدۃ بما
اذا نوی ان ذلک من رمضان علی ما ذکرہ الاکثر انتہی اور ہم یہ نہین کہتے کہ تملوگ اپنے
مرشد کا حکم ترک کرو اور ہماری بات مانو بلکہ یہ کہتے ہین کہ شہر کی تمام بڑی بڑی مسجدون مین جاکر
دیکھو کہین آج تراویح ہوتی ہے یا نہین اگر کہین ہو تو تم بہی پڑہو اور اگر کہین نہو تو خالق مطلق نے
تمکو انسان پیدا کیا ہی کچھہ عقل بہی دی ہی اپنی عقل سے بہی کچھہ کام لو اور اسکو بہی یاد رکہو کہ اگر مرشد
کسی امر خلاف شرع کا حکم کرے تو اس حکم کی تعمیل شرعًا ناجائز ہے چنانچہ جناب رسالتمآب سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا طاعۃ للمخلوق فی معصیۃ الخالق یہ باتین سنکر وہی خاموش
رہے اور بہت متردد نظر آئے اسکے بعد مینے سنا کہ از انجملہ صرف ایک یا دو شخص نے اپنے مرشد کے
کہنے کے موافق یکشنبہ کو روزہ رکھا ما بقی سبنے دوشنبہ سے روزہ شروع کیا اور بعد تحقیق کے یہ معلوم
ہوا کہ حضرت کے اکثر معتقدین نے ایکشنبہ کو روزہ نرکہا اور انکے حکم کو گویا مجذوب کا بڑ تصور کیا اور
شہر کی تمام مسجدون مین یکشنبہ کو تراویح شروع ہوئی بالاتفاق کل اہل اسلام نے دوشنبہ سے
روزہ رکہا اور دیگر امصار سے بہی اسی مضمون کے خطوط وافرہ آئے بعد ازان عید الفطر کی نسبت
حضرت نے دو جمعہ پیشتر ہی سے یہ اودھم مچانا شروع کیا کہ بروز سہ شنبہ لابدی عید ہوگی قبل از
رویت ہلال اس قسم کا حکم جاری کرنا یا ایسے حکم کو تسلیم کرنا شرعًا کیا حکم رکہتا ہی فضلا عن العلماء طلبہ
بہی اس سے واقف و ماہر ہوا کرتے ہین اور عوام دیندار بلکہ اکثر علمای دیندار و پرہیزگار و فضلای

اور انلوگون مے انکی حکم کی تعمیل نکی الحمد للہ اتنے لوگون کو ہدایت ہوئی مگر انکے مریدین خاص سے کئی شخصون کا یہ حال سنا گیا کہ ان لوگون نے مرشد کے حسب الحکم طوعاً وکرہاً اپنے اپنے مکانون مین تراویح کی نمازین پڑہین اور یکشنبہ کو روزہ بہی رکہا اور خود بدولت نے خود اسروز کیا کیا اسکی کوئی پختہ خبر راقم تک نہ پہنچی مگر ہان یہ بہت تحقیق خبر ہے کہ ناخداؤن نے بہی واعظ صاحب کا فتویٰ نہ مانا انکی مسجد مین بہی بروز شنبہ نہ تراویح ہوئی اور نہ یکشنبہ کو انلوگون نے روزہ رکہا جس شخص کو ذرہ بہی فہم وادراک سے مس ہوگا وہ اسمقام پر بہت اچہی طرح یہ بات سمجہ سکتا ہے کہ واعظ صاحب کے حسب فتویٰ مسجد ناخدا اب کسکی مسجد ہوئی اور ناخدا لوگ کیا ہوئے اور کس دلیل سے واعظ صاحب کو اب اس مسجد مین جانا اور وعظ بیان فرمانا اور مع معتقدین اس مسجد کے خطیب کے پیچہے نماز پڑہنا جائز ہوسکتا ہے کیونکہ جس وجہ سے جناب والا قدر حافظ نصیر الدین صاحب کے پیچہے نماز ناجائز ہونیکا فتویٰ دیا گیا تہا وہی وجہ بلکہ بشیٔ زائد خطیب مسجد ناخدا مین بہی موجود ہے اور جس وجہ سے شہر کی تمام مسجدین کافر و وہابی کی مسجدین تبلائی گئین ہین وہی وجہ تو مسجد ناخدا مین بہی موجود ہے معہذا مسجد ناخدا مین جانا اور وعظ بیان فرمانا اور اسکی خطیب کے پیچہے نماز پڑہنا درست ہو اور جناب حافظ صاحب ممدوح کے پیچہے نادرست، این چہ معنی دارد اور جناب واعظ صاحب سے یہ بہی پوچہنا چاہیے کہ قولہ تعالیٰ یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم مین کن لوگونکی طرف اشارہ ہے اور قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا لم تقولون مالا تفعلون کا مطلب کیا ہے المدعا جناب مولنا قاضی مرجا صاحب مدظلہ کا بیان ہے کہ اُسروز یعنے ۲۹ شعبان روشنبہ کو محلہ نوناتالاب وعظ بیان کرنیکے واسطے مین مدعو تہا بعد نماز عصر وہان گیا دیندار ان محلہ میرے نزدیک آئے کچہہ دیر بعد از انجملہ ایک شخص نے مجہسے کہا کہ جناب اس محلہ مین مولوی خیر الدین صاحب کے دوچار مریدین رہتے ہین انکا مقولہ یہ ہے کہ آج تراویح اور کل روزہ ضروری ہے جو لوگ پرسون سے روزہ رکہینگے وہ وہابی ہین مینے کہا کہ تم لوگون کی نزدیک آج شعبان کی کون تاریخ ہے انلوگون نے کہا اُنتیس تاریخ ہے مینے کہا اگر چاند ہو تو آج بیشک تراویح ہوگی اور کل روزہ ہوگا اور اگر چاند نہو تو کل ۳۰ تاریخ ہے کل تراویح ضرور ہوگی اور پرسون روزہ بہی ضرور ہوگا ان لوگون نے کہا بہت خوب اسکے چند لمحہ بعد غروب آفتاب کا وقت ہوا تمام لوگ چاند دیکہنے کو کہڑے ہوئے اور بہر سو آسمان تکتے رہے رویت نہوئی کسی قدر شب گذرنیکے بعد واعظ صاحب کے بعض مریدین میرے نزدیک آئے اور یہ کہنے لگے کہ صاحب جناب مرشد صاحبنے تو یہ فرمایا تہا کہ آج لابدی چاند ہوگا لیکن چاند نظر نہ آیا اور مطلع خوب صاف رہا اب آپ کیا حکم کرتے ہین مینے کہا آج تو ۲۹ تاریخ ہے اور کوئی چاند ۲۹ کو ہوتا ہے کوئی ۳۰ کو

پاشا ہدان مٹیابرج میں بھی چاند دیکھتے ہی اگر شہادت دیتی یا ایسے بوقت جناب مولٰنا حافظ محمد قاسم صاحب کچہ غور
و تامل فرما کر شہادت لیتی تو یہ خرابیان کیون وقوع مین آتین اور دیگر اقوام اعدای اسلام کیون ہنسنے کا موقع
پاتے الکلام شہر کی مساجد مابقی و سبرب و ۲۴ پرگنہ و ہوگلی و بردوان بلکہ اکثر صوبہ بنگالہ و ہندوستان
مین چہارشنبہ کو عید ہوئی مگر بعض بعض دیار و امصار سے مختلف خبرین آئین بعد ازان بتاریخ ۳۰ شوال
روز چہارشنبہ کو ہلال ذیقعدہ کی رویت ہوئی مگر چونکہ اس رویت کے ساتھہ ایسا کوئی امر متعلق نہ تھا
جسمین عامہ اہل اسلام شریک ہون لہذا بعض نے خیال کر کے چاند دیکھا اور بعض نے بی اعتنائی
و بے پروائی سے کام لیا معہذا رویت کے ہفتہ عشرہ بعد نہین معلوم کس بزرگ نے بطور حفظ ما تقدم
شہر مین یہ شعبدہ اڑایا کہ ہلال ذیقعدہ کی رویت سہ شنبہ کو ہوئی ہے اور جناب واعظ صاحب نے
تو سال گذشتہ ہی باقصای غایت جوش و خروش کے ساتھہ اثناء وعظ مین برسر منبر پیشین
گوئی ارشاد فرمائی تہی فقیر کہتا ہے کہ آئندہ سال حج اکبر ہوگا اور بروز شنبہ عید ہوگی۔ انتہی۔
کلام مصرحا اور انکے مریدین و معتقدین اسکو مرشد کی کرامت تصور کر کے برس روز سے اسکے ظہور کے
منتظر رہے اور اکثر اسکا چرچا کیا کئے بنا٘ علیہ جناب مولٰنا قاضی مرحبا صاحب دامت برکاتہ نے انتظاما
کہ امسال علی وجہ الکمال تحقیق و تنقیح کر کے عید اضحی کا حکم جاری کرنا چاہیئے تاریخ ۲۱ و ۲۲
شہر ذیقعدہ حضرات علماء کبار و فضلای ذوی الاقتدار ہندوستان کی خدمات والا درجات مین اس
مضمون کے چند قطعات خطوط روانہ کئے کہ آپ حضرات از راہ عنایات کریمانہ و توجہات بزرگانہ
رویت ہلال ذی الحجہ کی نسبت اپنے اپنے شہرونکی متحقق خبرون سے جسقدر جلد متصور ہو عاجز کو مطلع فرما کر
مرہون احسان و ممنون منت بے پایان فرمائین جناب قاضی صاحب تو یہ کارروائی کر کے مطمئن
رہے اور حضرت واعظ صاحب نے تاریخ ۲۳ ذیقعدہ بروز جمعہ اپنی پیشین گوئی کے موافق برسر
منبر بڑے شد و مد کے ساتھہ نادر شاہی یہ حکم قطعی جاری کیا کہ بالیقین بروز چہارشنبہ ذی الحجہ
کا چاند ہوگا اور امسال لا ریب حج اکبر ہے بروز شنبہ بقر عید ہے حالانکہ بالاتفاق عند الجمہور
بروز چہارشنبہ ذیقعدہ کی ۲۸ تاریخ تہی اور کسیطرح ۲۸ تاریخ کو رویت ہلال ہو ہی نہین سکتی معہذا انکے
مریدین و معتقدین نے کہ انکے فرمان بدیہی البطلان کو وحی من السماء سمجھنے کا ٹھیکہ لئے ہوئے ہین
حق تسلیم کئے اور شہر مین جا بجا اس امر کا چرچا کرنے لگے کہ ہم لوگ اپنے مرشد صاحب کے حسب الحکم
شنبہ ہی کو بقر عید کرینگے مگر حضرات ناخدا ترس نے ایکی سال انکے اس فرمان مملوء العصیان کو واجب الرد
سمجھا اور انکی موافقت سے اپنے کو روکا تحقیق رویت کی منتظر رہے شان خدا ذیقعدہ کی ۲۸ ویں
تاریخ اور اسکے بعد بھی دو تین روز تک بوقت غروب آفتاب ابر غلیظ محیط آسمان رہا اور صرف کلکتہ

تقوی شعار کے وعظون مین سنا کہتے ہین الکلام واعظ صاحب کے مریدین ومعتقدین اسیر ایمان لاچکے
تہے آمنا وصلنا کہنے کا بیڑا اٹہا ہی چکے تہے اس خبر کو لے اُڑی اور شہر مین مشتہر کرنے لگا اور چونکہ نجوم کا حساب بطور
قضیہ اتفاقیہ گاہ بگاہ ٹہیک بہی ہوجاتا ہی علی ہذا القیاس بروز دوشنبہ مطلع صاف نرہا اور کہین سے رویت کی
خبر بہی نہ آئی بالمینان تام تمام مساجد شہر مین حسب معمول نماز تراویح ادا ہوئی دفعتاً سوا دو بجے شبکو مٹیا برج سے
دو چار صاحب کہ از انجملہ دو شخص رویت ہلال کے شاہد بہی تہے جناب مولنا قاضی مرحبا صاحب مدظلہ کے دولتخانہ
پر آئے اور ایک صاحب نے قاضی صاحب ممدوح سے یہ فرمایا کہ مٹیا برج مین کل عید ہوگی قاضی صاحب نے فرمایا کیون
انہون نے کہا کہ ان دو شخصون نے چاند دیکہا ہے چونکہ واعظ صاحب کی پیشین گوئی مشہور تہی اور عید بہی
سال گذشتہ مین انکی معتقدین نے انکی بات رکہنے کیواسطے جو جو کارروائیان کی تہین قاضی صاحب کو وہ
باتین بہی یاد تہین بدینوجوہ جناب قاضی صاحب کچہہ متامل ہوئے اور آن شاہدون کی جانب مخاطب ہوکر
انسے فرمایا کہ تم لوگون نے چاند کسوقت دیکہا ہے انلوگون نے کہا بعد نماز مغرب پونے سات بجے شام کو۔ قاضی صاحب
نے فرمایا کہ مٹیا برج یہان سے کتنی دیر کی مسافت ہی انلوگون نے کہا گہنٹہ ڈیڑ گہنٹہ کی مسافت ہوگی قاضی صاحب
نے فرمایا کہ تم لوگون کے چاند دیکہنے کو ساڑہے سات گہنٹے ہوئے اتنے عرصہ تک تملوگون نے اسکا اظہار کیون نکیا
اور شہادت کو چہپا کیون رکہا انلوگون نے کہا بیشک یہ ہملوگون کا قصور ہے اور از انجملہ ایک شخص کو
قاضی صاحب جانتے تہے اور ایک شخص مستور الحال تہا پس قاضی صاحب نے فرمایا کہ ہم تملوگونکی گواہی نلینگے
اگر تملوگونکو شہادت دینا ہے تو عالیجناب معلی القاب حضرت مولنا حافظ محمد حاتم صاحب مدظلہ کے
حضور مین حاضر ہوکر شہادت دو پس وہ لوگ وہان سے اُٹہے اور تین بجے شب کو جناب حافظ صاحب
ممدوح کے حضور برکت گنجور مین حاضر ہوکر شہادت دی حضرت حافظ صاحب نے بلا تامل انکی شہادت
قبول فرمائی اور چند حضرات سے مشورا لیکر حکم عید جاری کرنے تک سحر ہوگئی بعد ازان عام طور پر یہ
خبر مشہور و مشتہر ہوچلی مگر چونکہ اول سے ایک ہنگامہ برپا تہا واعظ صاحب کے ادہم کا جابجا چرچا
تہا اور حضرات انسان کے طبائع مختلفہ ہوتے ہین لہذا اس خبر کو سنکر بعض نے افطار کیا اور بعض نے
احتیاط سے کام لیا یعنی افطار سے انکار کیا اور جابجا مسجدون مین جوق جوق لوگ جمع ہونے لگے کل اہل
شہر تردد مین پہنسے حسن اتفاق کہ اس اثنا مین دہلی وغیرہ سے رویتکی چند تار بہی آگئے الغرض بعد لاونعم
بسیار ورد وکد بیشمار سوا دس بجے دنکو ہنگامہ فرو ہوا اور شہر کی اکثر مسجدون مین نہایت عجلت و غایت
بد انتظامی کے ساتہہ کہ شاید ایسا واقعہ کبہی نہوا ہوگا ساڑہے گیارہ بجے تک نمازین ہوئین کسی نے نماز
پائی کسی نے نپائی کوئی عزیز کسی کام مین گیا کوئی غریب نوکری پر رہا علاوہ ازین دیگر اقوام دشمنان
اسلام نے اس واقعہ کو مضحکہ بنایا خوب قہقہہ اڑایا افسوس اگر واعظ صاحب وہ اودہم نہ مچاتے ہوتے

۴ رذی الحجہ مین تحریر فرماتے ہین یہان سب لوگون نے اونتیس ۲۹ کو چاند دیکہا جمعہ کو پہلی تاریخ تہی اور
آج دوشنبہ کو چوتہی تاریخ ہے انتہیٰ (اور کاپی لکہنے کے بعد حضرت مولنا محمد رضا علیخانصاحب بنارسی کا
کرامت نامہ عاجز کے پاس آیا اسمین مرقوم ہے کہ بنارس مین باتفاق سیکڑون آدمی نے چاند
ذی الحجہ بروز پنجشنبہ ۲۹ رذیقعدہ کو دیکہا الخ ۱۲ منہ) پس جمیع برادران اہل اسلام کو چاہیئے
کہ نوین تاریخ روز شنبہ آیندہ سے تکبیر تشریق شروع کرین اور یوم النحر یعنے دسوین تاریخ روز
یکشنبہ کو باطمینان تمام نماز عیدین پڑہین اور قربانیان کرین اور بعض وعاظ ہرزہ کو رئیس المبتدعین
مفسد فی الدین نے جو بروز شنبہ دسوین تاریخ ہونے کا اوہم مچار کہا ہے وہ سراسر کاذب
وپرخطا ہے اسواسطے کہ اگر بروز چہارشنبہ کو ذی القعدہ کی اٹہائیسوین تاریخ تہی چنانچہ فقیر
نے بچشم خود و نیز اکثر اہل کلکتہ نے بروز چہارشنبہ ہلال ذی القعدہ دیکہا تہا اور عالیجناب
مولنا رامپوری ممدوح اپنے مکتوب مذکور مین تحریر فرماتے ہین راقم ہلال ذی القعدہ بچشم
خود در صحرا بروز چہارشنبہ دیدہ بود و بحساب بست و نہم ذی القعدہ بروز پنجشنبہ شد انتہیٰ
اب عوام کالانعام سے جو سادہ لوح اس مفسد کے حسب تسویل واغوا بروز شنبہ نماز عید پڑہینگے
یا قربانیان کرینگے تو از روی شریعت غرا نہ انکی نمازین روا ہونگی اور نہ قربانیان ادا ہونگی
مفت نیکی برباد گناہ لازم کے سزاوار ہونگے خسر الدنیا والآخرہ سال گذشتہ وار ہونگے
ہر انچہ شرط بلاغ است با تو میگویم ✣ تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال ✣ اور خطوط منقول عنہا
مشتہر کے پاس موجود ہین جو صاحب چاہین بلا تکلف تشریف لائین ملاحظہ فرمائین فقط
وما علینا الا البلاغ والسلام علی من اتبع الہدی ۷ ذی الحجہ ۱۳۱۱ھ یوم چہارشنبہ

	المشتہر احقر الوری ابو الفتح محمد عبد الشکور مرحبا کان اللہ لہ قاضی تانتالا حنفی	

اس اشتہار کو ملاحظہ فرما کر جناب واعظ صاحب نہایت گہبرائے بہت غیظ مین آئے دل ہی دل مین
پیچ وتاب کہا کر رہگئے آدمی بڑی چال کے ہین اسوقت ضبط کئے اور بتاریخ ۸ رذی الحجہ روز جمعہ
کو برسر منبر افترا اسکی نسبت صرف اسقدر بیان کئے کہ اس اشتہار مین قاضی صاحب نے
جناب رسالتمآب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ توہین کی ہے مگر یہ بہتان عظیم وافترای
نخیم سے حضرت کا کچہہ مدعا حاصل نہوا گناہ بے لذت رہا اور سننے والے انکے اس کلام کو کذب صریح دیکہا
قبیح سمجہا کیونکہ شہر کی مسجدون مین اشتہار چسپان بدیوار تہے علی الخصوص مسجد ناخدا مین
اسوقت سنتے ہوئے تین اشتہار تہے اس افترا کے باعث عقلا کی نظرون مین وہ اور خفیف
ہوئے المرام بتاریخ نہم ذی الحجہ روز شنبہ کو انکے مریدین ومعتقدین حالانکہ بفضلہ تعالیٰ

ہلال ذی الحجہ دیکہا جاتا تو اسصورت مین البتہ انکا کہنا درست ہوسکتا تہا مگر یہ کسیطرح ممکن نہ تہا کیونکہ چہارشنبہ کو

پر نہین موقوف بلکہ چارون طرف منزلون تک یہی کیفیت رہی اُس سے واعظ صاحب کو بڑا اشتہار لگیا
اور شاید انہون نے یہ سمجھا کہ ہمنے معرکہ مارلیا پس یکم ذی الحجہ روز جمعہ کو بہت زور دیکر جمعہ گذشتہ کے
مضامین بطالت آئین کا اعادہ کیا اُس سے تمام اہل شہر کو تشویش ہوئی سبکو فکر تفتیش ہوئی اور دو تین
روز یہی کیفیت رہی چار پانچ تاریخ تک کولو ٹولہ مین بعض بعض تجار دہلوی کے نزدیک پنجشنبہ
کو رویت کے دو تین خطوط آئے جناب مولنا حافظ محمد حاتم صاحب نے بچشم خود انکو معاینہ فرمایا
اور اس امر مین شورا کرنے کیواسطے چند حضرات علمائے کلکتہ کے نزدیک بسبیل ڈاک خطوط روانہ کیے
اور ادہر جناب مولنا ممدوح صاحب مدظلہ کے خطوط مذکورہ کے بعض بعض جا سے جواب بہی آگئے
پس بتاریخ ۵ ذی الحجہ عالیجناب معلی القاب ناصر الملۃ والدین حامی المسلمین حضرت مولنا مولوی
عبد الجبار خان بہادر صاحب مجسٹریٹ پولیس کلکتہ و عالیجناب حضرت شمس العلماء رئیس المدرسین
مولوی احمد صاحب مدرس اول مدرسہ عالیہ کلکتہ و عالیجناب عمدۃ العلماء حضرت مولوی ولایت حسین
صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ و عالیجناب حضرت مولوی محمد طیب صاحب متولی مسجد مصری گنج دامت برکاتہم
کی خدمات بابرکات مین جناب قاضی صاحب وہ خطوط لیکر بذات خود حاضر ہوئے اور حضرات بزرگان
مذکورین سے برای اطلاع عامہ اہل اسلام اسکے شیوع کے نسبت بمضمون قولہ تعالے وشاورہم
فی الامر مشورا کرکے بعد اتفاق رای بتاریخ ششم ذی الحجہ اشتہار مرقومۃ الذیل چھپوا کر تمام
مساجد شہر مین چسپان کرا دیا اور بارکپور و جسر و ہوگلی و شیرام پور و تملک و میدنی پور وغیرہ
وغیرہ مقامات مین جہان جہان عید اضحی کی تحقیق کیواسطے جناب قاضی صاحب کے نزدیک آدمی یا خطوط
آئی ان سب مقامونمین وہ اشتہار روانہ فرمای اور سب جگہ کی لوگون نے بالراس والعین اسکو قبول کیا اور اسکی موافق عید

بسم اللہ الرحمن الرحیم	اشتہار	نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد عامہ حضرات اہل اسلام خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲۹ ذیقعدہ روز پنجشنبہ کو ہلال ذی الحجہ کی
رویت ہوئی اور بروز جمعہ گذشتہ اول تاریخ قرار پائی چنانچہ حضرت مولنا محمد ارشاد حسین صاحب رامپوری
اپنے الطاف نامہ مرسلہ از رامپور مورخہ ۲ ذی الحجہ مین زیب رقم فرماتے ہین بروز پنجشنبہ کہ بست و نہم
ذی القعدہ بود ہلال ذی الحجہ دیدیم و ہمہ مردم اینجا بلا علت دیدند الخ اور جناب مولوی عبد الحق صاحب
(صاحب تفسیر حقانی) مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی اپنی عنایت نامہ مرسلہ از دہلی مورخہ یکم ذی الحجہ
مین حوالہ قلم فرماتے ہین شب جمعہ عام طور سے ہلال ذی الحجہ دیکھا گیا اسمین کچھ شک نہین غرہ ذی الحجہ
روز جمعہ الخ اور جناب مولوی رسول شاہ صاحب عظیم آبادی اپنے نمیقہ انیقہ مرسلہ از عظیم آباد مورخہ

کہ نمبر سیوم کے لوگ اگر ذرا اور فہم و خرد سے کام لینگے تو انشاء اللہ تعالی آیندہ سال ایسے امور مین مرشد
کی خاطر بہی نہ رہینگے اور بفضلہ تعالی فرق ثلاثہ مذکورہ مین کوئی صاحب صاحب تقوی خاصان
کلکتہ یا زمرۂ علما بلکہ طلبای اذکیا سے بہی نہین ہین انہین جہان تک ہم چشم غور و دیدۂ تامل سے
دیکہتے ہین قولہ تعالی اولئک کالانعام بل ہم اضل الآیۃ کا مصداق پاتے ہین حضرت
مولنا روم اپنی مثنوی معنوی مین فرماتے ہین ؎ تاج کرمنا بسر افراشتی * لیک بر سر خاک ہا انباشتی
ان اکرمکم عندہ اتقاکموا * ہست کرمنا بتقوی ای عمو * ورنہ تقوی داری از گاو ہی بتر * گوش کن
بل ہم اضل ای دیدہ ور * ہداہم اللہ تعالی الی سبیل الرشاد اور عجب نہین کہ آیندہ سال اسقدر
تعداد فرق ثلاثہ بتلانے پر بہی ہم قادر نہو سکین کیونکہ واعظ صاحب کے قاعدۂ معمولہ کے موافق
سال آیندہ رمضان المبارک کی اول تاریخ بروز پنجشنبہ اور عید الفطر بروز شنبہ اور عید الضحی
بروز چہارشنبہ ہونا چاہیئے انکو لازم ہے کہ ابہی سے یہ کرامتین وعظ مین ظاہر کرین اور ہم اہل
سنت و جماعت تو انشاء اللہ عند الوقت موافق حکم شریعت غرا رویت کی حساب سے حکم کرینگے
قبل از رویت کچہہ کہنا جائز نہین اور واعظ صاحب کے قاعدۂ معمولہ کے حساب کا رویت کے
حساب کے ساتہہ مدام و مستدام موافق ہونا محالات و غیر ممکنات سے ہے اسواسطے کہ قمری مہینہ کبہی
انتیس روز کا ہوتا ہے اور کبہی تیس روز کا ہوتا ہے کما فی مجالس الابرار روی انہ علیہ السلام
اشار باصابع یدیہ مکشوفۃ ثم قال الشہر ہکذا وہکذا وہکذا اعقد ابہامہ فی الثالث
ثم قال الشہر ہکذا وہکذا وہکذا من غیر عقد ابہامہ فعلم منہ ان الشہر قد یکون
تسعۃ و عشرین یوما و قد یکون ثلثین یوما انتہی اٹہائیس[۲۸] یا اکتیس[۳۱] وغیرہ کو اسمین اصلا دخل
نہین اور واعظ صاحب کے قاعدہ معمولہ کے موافق اب کے سال ماہ ذیقعدہ اٹہائیس روز کا گیا ہے کما ہو صیاکہ
انگریزون کے وہان گاہ بگاہ ماہ فروری اٹہائیس روز کا ہوتا ہے کما ہو المعروف والمشہور پس جس
بندۂ خدا کو ذرہ بہر بہی ہوش و خرد سے مس ہوگا اور ما نحن فیہ کو منصفانہ غور کریگا وہ بہلا
کب انکا معتقد رہیگا مضمون قولہ علیہ السلام الدین النصیحۃ اخرجہ المسلم
واعظ صاحب کو مین ابہی صرف ایک نصیحت کرتا ہون کہ حضرت للہ آپ اپنی اس پرانی چال
کو چہوڑین اور بحکم شریعت بعد ثبوت رویت حکم کیا کرین تو عجب نہین کہ پہر آپکے معتقدین کی
تعداد ترقی پذیر ہونے لگی اگر میری یہ نصیحت آپ قبول فرمائین عمل مین لائین تو من بعد ذلک
اور چند نصائح آپکو کرنا ہے بتدریج عند المحل یکے بعد دیگرے انشاء اللہ الاکبر برابر آپکی خدمت
والا درجت مین اسیطرح عرض کرتا رہونگا ؎ مائین کرنا تبرمیین حضور اگر نہ مانو تو تم جانو کرتا ہون نصیحت ہم اکا کام ہے

بہ نسبت سال گذشتہ عشر عشیر باقی رہگئی ہین مرشد صاحب کے حکم کی تعمیل مین مشغول و مصروف ہوے الا کسی کے چہرے
پر عید کی بشاشت نہی بلکہ بشرہ سے عیان مجبوریت و ندامت تہی قیاساً معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ بہی حضرات اہل
سنت وجماعت کی موافقت کرتے اس روز نماز نہ پڑہتے لیکن اسمین بل یہ پڑگیا کہ آٹہوین تاریخ کو جمعہ ہوا اور
واعظ صاحب نے اثنای وعظ مین بہت زور دیکر یہ بیان فرمایا کہ آج حج اکبر ہے حجاج اسوقت میدان عرفات
مین ہین کل یوم النحر ہی حجاج منا مین اکر قربانیان کرینگے اور جو لوگ پرسون بروز یکشنبہ عید کرینگے
نعوذ باللہ وہ عیسائیون مین شریک ہونگے وکذا وکذا اور بعد وعظ بوقت شب کچہ ایسی پر اثر ترغیب
و تحریص سے کام لیا کہ ان بیچارونکو سر تسلیم خم کرنا ہی پڑا مرشد کی بات نہ ٹال سکے گو کام سے ناکام رہے
پس بروز شنبہ صغیر وکبیر برنا و پیر ملاکر تخمیناً پچیس تیس آدمی چاول ہٹے کی مسجد مین اور تیس یا
چالیس آدمی بعلاقہ تالتلا جیلی والیکی مسجد مین اور آٹہہ لڑکے پانچ جوان و بوڑہے بعلاقہ دہرمتلا کی
بی بی موتی کی مسجد مین اور ستر اسی آدمیون نے قلعہ کے میدان مین اپنے مرشد صاحب کی اطاعت
ظاہر کی انکی بات رکہی یعنی نماز پڑہی اور نماز ادا کرنیکے بعد وہ سب باہم تین فریق ہوئے فریق اول
کہ تخمیناً دس پندرہ آدمیون سے زیادہ نہونگے اسیروز قربانی بہی کی اور فریق دوم کہ شاید انسے
کچہ زائد ہون بروز یکشنبہ بلا اعادہ نماز قربانی کی اور فریق سیوم یعنی مابقی لوگون نے دوسرے
روز متفرق مسجدون مین نمازون کا اعادہ بہی کیا اور قربانیان بہی کین اور تینون فریقونکی نماز
و قربانی کا حکم بالتصریح گذر چکا ہے فتذکر اس مقام پر اگر کوئی سائل ہمسے یہ سوال کرے کہ بالفعل
شہر کلکتہ مین جناب واعظ صاحب کے مریدین و معتقدین خاص کتنے لوگ ہونگے تو شاید ہماری
اس جواب کو حضرات عقلا واذکیا بیجا و نازیبا تصور نفرمائین کہ کچہ کم و بیش دو سو آدمی ہونگے اور
انہین تین درجہ کے لوگ ہین نمبر اول فریق اول کے لوگ ہین جنلوگون نے انکی پوری اطاعت
کی یعنے بروز شنبہ نماز بہی پڑہی اور قربانی بہی کی اور سنیونکی پوری مخالفت کی یعنے یکقلم سبکو
برسر خطا سمجہا اور نمبر دوم فریق دوم کے لوگ ہین جو قولہ تعالے مذبذبین بین ذلک
لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء کے مصداق ہین باینوجہ کہ نماز مین مرشد کی مطابقت
اور سنیونکی مخالفت کی اور قربانی مین سنیونکی موافقت اور مرشد کی مخالفت کی نہ پورے
ادہر رہے نہ پورے ادہر رہے اور نمبر سیوم فریق سیوم کے لوگ ہین جنلوگون نے شاید
عقل سے کچہ کام لیا اور خیال کیا کہ یہ ممکن نہین کہ تمام علماء سنت وجماعت برسر خطا ہون اور صرف
ہمارے جناب مرشد صاحب کا کہنا بجا ہو عقلاً یہ محال ہے پس مرشد صاحب کی خاطر رکہدی کہ بروز
شنبہ نماز پڑہ لی اور اسکو ناجائز تصور کرکے دوسرے روز سنیونکی پوری موافقت کی اسیطرح

اس خط کی عبارت مندرج اشتہار نہو سکی وہ عبارت یہ ہی کہ ببئی شہر کے اطراف مین تین چار کوس پر تاریخ
۲۹ ذیقعدہ روز پنجشنبہ کو لوگون نے چاند دیکہا اور قاضی صاحب نے جمعہ کی جامع مسجد مین اعلام کردیا کہ
جمعہ کی پہلی تاریخ اور یکشنبہ کو عید کا دن ہے اور تاریخ ۲۹ کو شہر مین ابر تہا اس سبب سے چاند نظر نہین آیا
انتہی اور واعظ صاحب کے بعض مریدین خاص کی زبانی یہ بات معلوم ہوئی اور اونکی وعظ کے سامعین نے
بہی اسکی تصدیق کی کہ تاریخ ہشتم ذی الحجہ واعظ صاحب نے یہ بہی فرمایا تہا کہ مکہ معظمہ سے جب حجاج آئینگے
اور حج اکبر کی خبر لائینگے اسوقت بروز یکشنبہ عید کرنے والون کے منہ مین جوتے لگینگے نعوذ باللہ
منہا سب وشتم وکلمات ناملائم کے استعمال مین واعظ صاحب کو بدو وجہ مین معذور رکہتا ہون
اول یہ کہ کل اناء یترشح بما فیہ مشہور ہے پس یہ ممکن نہین کہ کسی ظرف سے غیر مافیہ ٹپکے دوم
انکی مذہب مین تبرا جائز وعبادت ہی اور خود بدولت کو بدرجۂ غایت اسکی عادت ہی جسکو امتحان منظور ہو
اسکو ضرور ہی کہ انکی دو ایک صحبت وعظ مین شریک ہو اور بگوش ہوش اصغا کرے کہ حضرات علمای
اہل سنت وجماعت ماضی وحال کے نام نامی واسم گرامی لے لیکر انکی نسبت معاذ اللہ کیسے کیسے
الفاظ کریہہ وکلمات ثقیلہ استعمال کرتے ہین بہلا وہ تبرا نہین تو کیا ہی تبرا کیا کسی درخت مین پہلتا ہی الکلام
استعمام پر کلام اس امر مین ہی کہ اگر حجاج آکر فرمائین کہ بروز شنبہ حج ہوا ہی تو بمصداق مثل مشہورہ
چاہ کندہ را چاہ درپیش واعظ صاحب کی گفتار اونہین کی گلے کی ہار ہوگی اور اگر حجاج یہ خبر لائین کہ
بروز جمعہ حج ہوا ہے تو حضرات اہل سنت وجماعت ہند وبنگالہ وغیرہ کیواسطے یعنی جنلوگون نے
بروز یکشنبہ بقرعید کی ہی تو سر مو موجب ضرر ہے اور نہ انکی عید مین کوئی نقص یا خلل متصور ہے

لما فی مجالس الابرار ان الاصل فی کل ثابت بقاءه الی ان یوجد دلیل علی عدم بقا
پس جب تک رویت ہلال ذی الحجہ نہو تب تک شہر ذیقعدہ قائم ہی وقس علی ہذا الحکم سائر الشہو
وفی فتح القدیر واذا ثبت فی مصر لزم سائر الناس فیلزم اہل المشرق برو
اہل المغرب فی ظاہر المذہب وقیل یختلف باختلاف المطالع لان السبب الشہر وانع
فی حق قوم للرویة لا یستلزم انعقاده فی حق آخرین مع اختلاف المطالع وص
کما لو زالت او غربت الشمس علی قوم دون آخرین وجب علی الاولین الظہر و
دون اولئك وجه الاول عموم الخطاب فی قوله لرویته وبرویة قوم یصدق اسم ا
فیثبت ما تعلق به من عموم الحکم فیعم الوجوب بخلاف الزوال والغروب فانه ل
تعلق عموم الوجوب بمطلق مسماة فی خطاب من الشارع والله اعلم ثم انما یلزم مت
اذا ثبت عندهم رویة اولئك بطریق موجب حتی لو شهد جماعة ان اهل بل

المختصر بروز یکشنبہ اشخاص مذکورہ کے سوا تمام شہر مین بالاتفاق عام طور سے عید ہوئی اور قربانیان ہوئین
چنانچہ یہانکی عید کی کیفیت اخبار دار السلطنت کلکتہ مطبوعہ ۲۶ جون سنہ ۱۸۹۳ع کے صفحہ ۶ کے کالم اول مین
یون مرقوم ہے کہ ہمنے گذشتہ اشاعت مین اختلاف رویت کی خبر دی تہی اور یہ بہی ظاہر کر دیا
تہا کہ پٹنہ مین پنجشنبہ کو رویت ہوئی اور بعد اسکے تمامی ہندوستانی اخبارون اور دوسرے ذرائع سے
ہم تک پنجشنبہ کو رویت کی خبرین آئین اور شہر والون نے اتفاق کرکے یکشنبہ کو عید کی لیکن ہم نہایت
افسوس کے ساتہہ اس موقع پر مولوی خیر الدین صاحب کی ہٹ کی خبر پبلک کو سناتے ہین اونہون نے
ازروی نجوم یہ حکم لگایا کہ اب کی حج اکبر ہوگا اسلئے ہمکو بہی ہفتہ کی عید کرنی چاہیئے اور اسکے لئے اونہون نے
ناخداؤنکی مسجد مین دو جمعہ تک برابر وعظ کہا کیا جسکا اثر یہ ہوا کہ اونکی معتقدین نے ہفتہ کو عید کی۔
ناخداؤن سے مسجد مین نماز کی اجازت چاہی لیکن حاجی نور محمد زکریا صاحب متولی مسجد نے مسجد کے
دینے سے انکار کیا اور آخر قلعہ کے میدان مین اون حضرت نے اپنے معتقدین کے ساتہہ جاکر نماز پڑہی اور
بعض خبر یہ بہی ہے کہ (مسجد مین اجازت نہ پانے کے بعد واپس جاکر) وہ خود گہر مین نماز سے فارغ ہوئے
غرض اونکی ایک ہٹ نے ابکی بہی ہمارے شہر کو اختلاف کا نشانہ بنا ہی چہوڑا مولوی خیر الدین صاحب واعظ
ہین اور اونکے معتقدین اونکو سلطان الواعظین کا خطاب دئیے ہوئے ہین وہ اور ایسے موقع پر ایسی مہمل
کارروائی کرجائین نہایت افسوس کا مقام ہے ہم نہین سمجہ سکتے کہ ہمارے علمانے اختلاف کا صرف ذاتی
حصول عزت کے لئے بکہیڑا نکالکر کیون اسلام کو دوسری قومون کے نزدیک ہنسوانیکا بیڑا اوٹہا
لیا ہے کاش اس موقع پر اختلاف نہوتا تو ہمکو اس ریمارک کی ضرورت نہوتی کہ ہمارے علما ذاتی حصول
عزت کے لئے اسلام مین رخنہ اندازی کو عمدہ شی تصور کرنے لگے ہین خدایا اپنے سچے دین پاک اسلام
کا تو ہی حافظ ہے انتہی بلفظہ اور جب علی التواتر اشاعر دیار و جمیع امصار سے بروز یکشنبہ عید ہونیکی خبرین
آنے لگین تب نہین معلوم کس دور اندیش بیدار مغز دلریش نے یہ بے پر کی اڑائی کہ بمبئی مین
بروز شنبہ عید ہوئی ہے شاید اس خبر موضوعی کے واضع کی غرض اصلی اس سے یہ ہوگی کہ ہر طرف
کی خبرین سن سنکر کہین واعظ صاحب کے معتقدین اپنی حرکت بیجا لینے کل اہل اسلام ہند و بنگالہ وغیرہ
کی عدم موافقت سے مخجل و منفعل ہو ہوکر مبادا رشتہ عقیدت کو شکستہ نکرین بلکہ یہ خیال کرکرکے
اپنے اپنے دلونکی تسکین کرلین کہ بمبئی سا بڑا شہر ہملوگون کے موافق ہے اور در اصل یہ خبر سراسر
غلط تہی سند اسکی یہ ہے کہ حضرت مولانا قاضی مرحبا صاحب مدظلہ نے بمبئی مین بہی جناب منشی
عبد الکریم صاحب داروغہ مسافر خانہ حاجی اسمعیل سیٹہ کے نزدیک وہانکی کیفیت رویت کے استفسار
مین ایک قطعہ خط روانہ فرمایا تہا چونکہ اشتہار چہپنے کے بعد منشی صاحب موصوف کا خط آیا بعینہ

اور اہل کلکتہ کیواسطے یہان کی رویت کا اعتبار ہی اب اگر بالفرض وہان جمعہ کو حج ہوا ہو اور حجاج بہی اگر یہی خبر دین
تو حضرات سُنیان اہل ہند و بنگالہ کیواسطے کچہہ مضر نہین کما مر مگر ہان اسصورت مین ہمارے اس سوال کا جواب
جناب واعظ صاحب کے ذمہ لازم آئیگا کہ اسوقت تو بزبانی حجاج حج اکبر کی تصدیق وتحقیق ہوئی الا اب یہ ارشاد
ہو کہ جسوقت جناب والا نے بروز شنبہ عید اضحی ہونیکا حکم نادر شاہی نافذ فرمایا تہا اوسوقت کس طریق
موجب سے آپنے اہل مکہ معظمہ کی رویت کا ثبوت پایا تہا اور زمانہ ثبوت رویت تو بعد از زمانہ رویت ہے قبل از رویت برسون سے آپنے
یہ اودہم مچائے ہوئے تہے اسکی کیا سند ہی اگر فی الواقع آپ سنی ہین تو کتب معتبرہ اہل سنت وجماعت
سے اسکی سند دیجئے ایک دفعہ بہی تو مردانہ وار میدان مناظرہ مین آئیے یارون سے مناظرہ کیجیے ۵
پر یہ امید آسمان سے نہین ؛ آپ اور مرد وار آئین کہین + جناب کی یہ پیشین گوئی نجومیونکی اُن پیشین
گوئیون کے مانند ہے جنکو اہل نجوم یورپ وہنود وغیرہ قبل از ماہ جنوری اخبارون یا جنتریون مین
شائع کیا کرتے ہین کہ فلان ماہ مین سورج گہن ہوگا اور فلان ماہ مین چاند گہن ہوگا اور فلان تاریخ
کو طوفان ہوگا اور فلان تاریخ کو باران ہوگا اور امسال یہ بات ہوگی وہ بات ہوگی وکذا وکذا
اور گاہ بگاہ بطور قضیہ اتفاقیہ بعض بعض امور انکی پیشین گوئی کے موافق وقوع مین بہی آتے
ہین پس شرعاً انکی پیشین گوئیونکی تصدیق کا جو حکم ہے آپکی پیشین گوئی کی تصدیق کا بہی وہی حکم ہی
قال الامام الیافعی رحمہ فی روض الریاحین والقسم الثانی من الثلاثۃ من یکون معروفا
بالفسق او السحر او الکہانۃ فہذا الشئی الظن بہ ونقدح فیہ وننکر علیہ لانتفاء الدین
والکرامۃ جمیعاً عنہ لان ہذا الذی اظہرہ لیس بکرامۃ بل سحر وکہانۃ یظہران علی
ید کل ولی للشیطان نعوذ باللہ منہ والکرامۃ تظہر علی ید کل ولی للرحمٰن تبارک
وتعالی ولیس الساحر والکاہن من الدین فی شئی وقد یکون بعض السحر کفرا وکذا
المنجم الذی یعتقد ان النجوم موثرۃ بذاتہا والطبیب المعتقد ان الطبائع موثرۃ
بذاتہا کافران الخ آپکی پیشین گوئی سے آپکی کہانت ظاہر ہی اور یہ معروف ومشہور ہے کہ حضرات
علماء عظام وفضلاء کرام زمانہ ماضیہ رضی اللہ عنہم وعلماء ربانی وفضلای حقانی زمانۂ حال دامت
برکاتہم کو بر سر منبر سب وشتم وکلمات نا ملائم آپ یاد فرمایا کرتے ہین وقال علیہ السلام
وسباب المسلم فسوق پس آپکا معروف بالفسق ہونا بہی باہر ہے بہر کیف آپکی اس پیشین گوئی
پر کسیطرح کرامت کا اطلاق ہو ہی نہین سکتا ہے پس لاریب آپکی یہ پیشین گوئی از روی نجوم یا
رمل یا جفر وغیرہ سے ہوا کرتی ہے اور شرعاً یہ سب متحد الاحکام ہین اور اگر آپ یا آپکے مریدین
کہین کہ از روی الہام والقا معلوم ہوتا ہی تو اسمین کلام نہین کہ یہ اخبار از امور غیبیہ ہے اور

را و اهلال رمضان قبلكم بيوم فصاموا وهذا اليوم ثلاثون بحسابهم ولم ير هولاء الهلال لا يباح
لهم الفطر غدا ولا ترك التراويح لان هذه الجماعة لم يشهدوا بالروية ولا على شهادة
غيرهم وانما حكوا روية غيرهم ولو شهدا ان قاضي بلد كذا شهد اعنده اثنان برؤية الهلال
في ليلة كذا وقضى بشهادتهما جاز لهذا القاضي ان يحكم بشهادتهما لان قضاء القاضي حجة وقد شهدوا
به ومختار صاحب التجريد وغيره من المشائخ اعتبار اختلاف المطالع وعرض لهم بحديث كريب
ان ام الفضل بعثته الى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها واستهل علي رمضان
وانا بالشام فرايت الهلال يوم الجمعة ثم قدمت المدينة في اخر الشهر فسالني عبد الله بن عباس رض ثم ذكر الهلال
فقال متى رايتموه فقلت رايناه ليلة الجمعة فقال انت رايته قلت نعم وراه الناس فصاموا وصام معاوية فقال
لكنا رايناه ليلة السبت ولا نزال نصوم حتى نكمل ثلاثين او نراه فقلت افلا تكفي
بروية معاوية وصومه فقال هكذا امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شك
ان هذا اولى لانه نص وذلك محتمل لكون المراد امر كل اهل مطلع بالصوم
لرويتهم رواه مسلم وابو داود والنسائي والترمذي الخ وفي مجالس الابرار
والاشبه على ماذكره الزيلعي ان يعتبر (اي اختلاف المطالع) لان كل قوم مخاطبون
بما عندهم والدليل على اعتباره ما روي عن كريب الى قوله وذلك لان انفصال الهلال
من شعاع الشمس يختلف باختلاف الاقطار كما ان دخول الوقت وخروجه يختلف
باختلاف الاقطار فان الشمس اذا زالت في المشرق لا يلزم منه ان تزول
في المغرب بل كلما تحركت درجة فذلك طلوع لقوم وغروب لآخرين ونصف ليل
لبعض وطلوع فجر لغيرهم وروي ان ابا موسى الضرير الفقيه قدم الاسكندرية
فسئل عمن صعد المنارة فيرى الشمس بعد غروبها في البلدة بزمان طويل ايحل له الافطار
فقال لا يحل له الافطار ويحل لاهل البلدة لان كل احد مخاطب بما عنده انتهى اور جس صورت مین اختلاف
مطالع کا اعتبار نہین کیا جاتا ما نحن فیہ مین وہ صورت ہی مفقود ہے کیونکہ یہان تو مابہ النزاع
صرف یہ دو امور ہین اول نفوذ حکم قطعی قبل از رویت دوم عدم اعتبار رویت حاصل کلام
یہ ہے کہ جب تک ایک اہل بلد کو دوسرے اہل بلد کی رویت کا ثبوت بطریق موجب نہ پہنچے
تب تک کل اہل بلد کیواسطے اپنے اپنے بلد کی رویت کا اعتبار ہے لان کل قوم مخاطبون
بما عندهم اور یہ اظہر من الشمس ہے کہ قبل از نماز عید اضحی اہل مکہ معظمہ کی رویت کا ثبوت
بطریق موجب اہل کلکتہ نے پایا نہین پس اسصورت مین اہل مکہ کیواسطے وہانکی رویت کا اعتبار ہے

L2196

يكون خواطره معصومة عن الخطاء وهذا من اعظم كيد العدو وفيهم لان الخواطر ثلثة
انواع رحمانية وشيطانية ونفسانية فلو بلغ الانسان ما بلغ من الرياضة والمجاهدة
فمعه شيطانه ونفسه لا يفارقانه الى الموت والشيطان يجري منه مجرى الدم والعصمة
ليست الا للرسل الذين هم وسائط بين الله تعالى وبين خلقه في تبليغ امره ونهيه
ووعده ووعيده ومن عداهم ليس بمعصوم ومن ظن انه يستغني عما جاء به الرسول
بما يلقى في قلبه من الخواطر فهو من اعظم الناس كفرا لان ما يلقى في القلب يحتمل ان
يكون من القاء النفس والشيطان فلا عبرة به ولا التفات اليه حتى يعرض على ما
جاء به الرسول ويشهد به بالموافقة اذ ليس كل ما يراه الانسان في النوم او اليقظة
صحيحا بل قد تكون بعضه من الخواطر النفسانية وبعضه من الوساوس الشيطانية
وبعضه من الله تعالى بالهام ملك الرويا فلا بد من التمييز بين هذه الثلاثة ليعلم
ان ما يراه من اي نوع هو فاذا تعين انه من الله تعالى فلا بد من عالم يعلم المراد
منه فان المراد منه ان كان ظاهرا لا يحتاج الى التاويل بل انما يحتاج الى التنبيه
وان كان غير ظاهر يحتاج الى التاويل فيأول بتاويل صحيح كما ان الكتاب والسنة
لا شبهة في كونهما من الله تعالى ورسوله لكن المراد منهما قد يكون ظاهرا فلا
يحتاج الى التاويل وقد يكون غير ظاهر فيحتاج الى التاويل انتهى پس جو الہام یا القا
یا منام حکم شریعت غرا کے خلاف ہو وہ نفسانیہ یا شیطانیہ ہے نعوذ باللہ منہا اور اگر جناب اعظم
اپنی پیشین گوئیوں کا ماخذ اس قول کو قرار دیں جو حضرت امام جعفر صادق رض کیطرف منسوب ہے
اور گاہ بگاہ نہایت شادان و غایت فرحان اسپر نازان ہوکر حضرت بر سر منبر یہ ارشاد فرماتے
ہیں اپنے مریدین و معتقدین کو سناتے ہیں کہ جناب امام جعفر صادق رض کے فتوی کے موافق
چاند کی نسبت ہم فتوی دیا کرتے ہیں چنانچہ وہ قول کتاب نزہتہ المجالس مطبوعہ مصر کے صفحہ ١٨٦
کی سطر ٢٠ اور ٢١ میں یوں ہے رایت فی عجائب المخلوقات للقزوینی رحمۃ اللہ تعالی عن جعفر الصادق
خامس رمضان الماضی اول رمضان الآتی وقد امتحنوا ذلک خمسین سنۃ فوجدوہ
صحیحا انتہی یعنی صاحب نزہتہ المجالس فرماتے ہیں کہ قزوینی رح کی کتاب عجائب المخلوقات میں امام
جعفر صادق رض سے مروی یہ بات ہمنے دیکھی ہے کہ جس روز رمضان المبارک گذشتہ کی پانچوین تاریخ
ہوتی ہے اسی روز رمضان المبارک آئندہ کی پہلی تاریخ ہوتی ہے مثلاً اگر بروز جمعہ رمضان المبارک
گذشتہ کی پانچوین تاریخ تھی تو آئندہ رمضان کی پہلی تاریخ بھی بروز جمعہ ہی ہوگی اور لوگوں نے

اخبار از امور غیبیہ شرعًا ممنوع و مذموم ہے پس یہ واجب الرد ہے کما فی مجالس الابرار و قد صرح العلماء
بان الہام وکذلک الرؤیا فی المنام لیس بشیء منہما من اسباب المعرفۃ بالاحکام خصوصًا اذا
خالف کل منہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ علیہ الصلوۃ والسلام فان عمر بن الخطاب رض مع
کونہ سید الملہمین والمحدثین کان اذا وقع فی قلبہ الخواطر لا یلتفت الیہا ولا یحکم
بہا ولا یعمل بہا حتی یعرضہا علی الکتاب والسنۃ فہؤلاء الجہلۃ قد یری احدہما
ادنی شیء فیحکم فیہ خواطرہ علی الکتاب والسنۃ ولا یلتفت الیہما والمحققون من
علماء الطریقۃ قد تمسکوا بالکتاب والسنۃ ووزنوا بہما افعالہم ومجاہداتہم
ومکاشفاتہم فما وجدوہ غیر موزون بہذین المیزانین وغیر ثابت بہذین الشاہدین
لم یعتبروہ ولم یلتفتوا الیہ قال ابو سلیمان الدارانی ربما یقع فی قلبی نکتۃ من نکت القوم
فلا اقبلہا الا بشاہدین عدلین من الکتاب والسنۃ وقال ابو سعید الخراز کل باطن
یخالفہ الظاہر فہو باطل وقال ابو حفص الکبیر من لم یزن افعالہ واقوالہ واحوالہ
بمیزان الکتاب والسنۃ ولم یتہم خواطرہ فلا تعدوہ فی دیوان الرجال الخ
وفی المثنوی المعنوی لمولانا روم رح

گر نگردی شرع افسونی لطیف	بر دریدی ہر کسے جسم حریف	شرع بہر دفع شر رای زند
دیو را در شیشہ حجت کند	از گواہ و از یمین و از نکول	تا بشیشہ در رود دیو فضول
مثل میزانی کہ خشنودی دو ضد	جمع می آید یقین از ہزل و جد	شرع را ہمچون ترازو دان یقین
تا بدو خصمان رہند از مکر و کین	گر ترازو نبود آن خصم از جدال	کی رہد از وہم حیف و احتیال

اور مجالس الابرار میں یہ بھی مسطور ہے وبعض الناس فی ہذا الزمان یدخلون الخلوۃ ثلثۃ ایام او اکثر
ثم یخرجوا منہا واذا فعلوا ذلک مرۃ او مرتین یدعون نیل الاحوال والوصول الی مقامات
الرجال مع انہم یرتکبون ما یخالف الشرع الشریف الی قولہ فالواجب علی کل من سمع
امثال تلک الاقاویل الباطلۃ الانکار علی قائلہ والجزم ببطلان کلامہ بلا شک ولا
تردد ولا توقف والا فہو یکون من جملتہم ویحکم علیہ بالزندقۃ فانہم لما کانوا
فی الاعتقاد بہذہ المرتبۃ کان بینہم وبین الشیطان مناسبۃ فیریہم فی بعض الازمان
اشیاء من الانوار وغیرہ فیغترون بہا ویظنون انہم محسنون وعند اللہ مکرمون
ولا یعلمون ان الشیطان لا یزال یحسن لاہل الخلوۃ وارباب الریاضۃ ان یعلموا باعمالہم
ورؤیاہم من غیر تحکیم الشرع فیہا فیقولون القلب اذا کان محفوظًا مع اللہ تعالی یکون

انکے قول و فعل مین موافقت ہوتی **دوم** یہ کہ قول علی یوم نحرکم یوم صومکم کو با علی الصوات بر سر منبر بار بار بہوم جہوم کر قراءت فرمانیکا انکو موقع ملتا **سیوم** انکے مریدین و معتقدین لہٰذا اول کی نمازین اور قربانیان اور نمبر دوم کی نمازین ناجائز نہوتین **چہارم** یہ شلہر ہدف ناوک اختلاف ہونیسے محفوظ رہتا **پنجم** انکے دونون حکم کے غلط ہونیکی باعث انکے جسقدر مستقدین کے عقیدے شکست ہوے ہین ایک حکم غلط اور ایک حکم صحیح ہونیکی صورت مین یقین تہا کہ اسقدر شکستگی نہوتی اور سال گذشتہ کی تعداد کی نسبت امسال انکی اسقدر کم تعداد لکہنے کی ہمکو بہی تکلیف نکرنی پڑتی مشکل تو یہ ہے کہ ایک من علم کو دس من عقل درکار ہے اور ہمارے حضرت دونون سے مستغنی ہین لہذا انکا علاج نہایت دشوار ہے صدق اللہ تعالے انک لا تہدی من احببت و لکن اللہ یہدی من یشاء الآیۃ **ف** برسون سے یہ مژدہ روح افزا و نوید جانفزا نہایت گرما گرمی کے ساتہ سن سنکر خوشیان مچاتا ہون شادیان رچاتا ہون کہ جناب واعظ صاحب کی کتاب عقائد منصوریہ یا عقائد خیوریہ باختلاف راویان حلۂ انطباع سے محلی و ہر سفت ہو چکی ہے عنقریب ہروج شیوع پر جلوہ افروز ہو کر جہان گشت ہوا چاہتی ہے جو حضرات اسکے حسن و جوبن کے غائبانہ والہ و شیدا ہین اپنے بلا چاہتی ہے اس خوشخبری سے حضرات شائقین ملاحظہ کے شعلہ تمنائے دید بہڑک رہے ہین **عاشقین** مطالعہ خنجر اشتیاق و بیتابی کے زخم کہا کہا کر نیم بسمل صفت پہڑک رہے ہین سچ ہے ع

وعدہ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد +

مگر خدا جہوٹہ کرے چند دنون سے افواہا یہ سنا جاتا ہے کہ جب تک محی السنۃ و ماحی البدعۃ حضرت مولنا قاضی **مرحبا** صاحب لازالت شموس برکاتہ بازغۃ و بدور فیوضہ باہرۃ دنیا مین سلامت رہینگے تب تک وہ کتاب گو چہپ چکی ہے مگر چہپی رہیگی حجرہ سے باہر نہ نکلے گی۔ نہین معلوم اسمین کیا سر ہے الکلام یہ خبر نحوست اثر سنکر یارونکو نہایت افسوس ہوا اور بیساختہ کلثی دکا یہ شعر زبان سے نکلا ع

ایجان اگر ہجر مین موت آئی ہماری	مر کر بہی لب گور سے فریاد کرینگے

اتفاقاً اسی اثنا مین جناب قاضی صاحب ممدوح مدظلہ کی خدمت بابرکت مین ہمکو حاضر ہوا اثنائے گفتگو مین اس کتاب کا بہی ذکر آگیا۔ جناب قاضی صاحب نے فرمایا کہ اسکے چند اوراق پریشان مطبوعہ میری نظر سے گذر چکے ہین سبحان اللہ من وجہ بیشک وہ کتاب لائق تعریف ہے قابل توصیف ہے اور کیون نہو کیسے علامۃ الدہر کی تصنیف ہے جناب مصنف صاحب اسمین جس جا جس فنکی طرف متوجہ ہوئے ہین کہ دریا ہے بحر مواج کمالیت کے جوش و خروش کا جوہر دکھلایا ہے مثلاً جہان شاعری کو یاد کیا ہے سرفراز کیا ہے وہان الغرض مصاریع مین لطف شلغم زعفران ہویدا ہے اگر تمام جہان کے شعرا و عروض دان انکی تقطیع کیا چاہین اور جن بحور پر وہ موزون ہین انکی تلاش کی نظر سے بحر فکر مین غوطہ زن ہون تو یقین ہے

پچاس برس تک اسکا تجربہ کیا اور صحیح پایا تو بفضلہ تعالیٰ بچند طور اسکے جواب باصواب ہین **اقول**
بحول اللہ تعالیٰ و بہ نستعین **اولاً** تاوقتیکہ بسند معتبر یہ امر ثابت نہو کہ حضرت امام ممدوح رض
کا یہ فرمودہ ہی تب تک ہم ہرگز اسکو کلام امام ممدوح رض تسلیم نہین کرسکتے ہین بامنوجہ کہ علمار اہل
تشیع متقدمین نے بہت سے ہفوات و مزخرفات موضوعہ و مصنوعہ کو امام ممدوح رض کے نام سے مشہور کیا ہی
عجب کیا از انجملہ یہ بہی ہو **وثانیاً** اس عبارت مین ماہ صیام کی تخصیص ہے علی العموم جمیع شہور قمریہ
کی نسبت اس خاص کو عام سمجہنا جناب واعظ صاحب ہی کا حوصلہ ہی اور انکی علامیت کا تقاضا ہی ایجاد بندہ ست گرچہ گندہ
ست کا مصداق بہی برملا ہی **وثالثاً** قزوینی رح کی کتاب کے نام سے یہ امر ہویدا ہے کہ قزوینی نے بہی اسکو عجائب سے سمجہکر کتاب
عجائب المخلوقات مین مندرج کیا ہی پہر ہمیشہ اسکا صحیح واقع ہونا کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہی **ورابعاً** تجربہ مین بہی یہ قاعدہ غلط نکلا چنانچہ سال گذشتہ
جس روز رمضان المبارک کی پانچوین تاریخ تہی اگلی سال اس روز رمضان المبارک کی پہلی تاریخ نہوئی
اسکے ایک روز بعد ہوئی اور بفضلہ تعالیٰ اس روز مطلع بہی اسقدر صاف تہا اور آسمان شفاف تہا کہ
کسیکو سر مو شک و شبہہ کرنیکا موقع بہی نملا۔ ع شنیدہ کی بود مانند دیدہ * اور ذی الحجہ و محرم
وغیرہا مین بہی یہ قاعدہ غلط نکلا صحیح واقع نہوا کما مر صراحۃً **وخامساً** جبکہ جناب مرتضوی
حضرت علی رض کے کلام یوم نحرکم یوم صومکم پر اعتماد کرکے قربانی کرنا شرعاً ناجائز ہی جنکی مناصب
جلیلہ و مراتب نبیلہ حضرت امام جعفر صادق رض سے کہین بالا و اعلا ہین **کما فی فتاوی قاضیخان**
فی شہر ہکذا اذا جاء یوم الخمیس و یوم عرفۃ جاء یوم الخمیس ایضاً کان ذلک الیوم
یوم عرفۃ لا یوم الاضحی حتی لا یجوز التضحیۃ فی ہذا الیوم اعتماداً علی قول علی رض
یوم نحرکم یوم صومکم لان ذلک یحتمل انہ اراد بہ ذلک العام دون الابد انتہی
تو بقول قزوینی امام جعفر صادق رض کے قول پر کہ دراصل نہ وہ فتوی ہے اور نہ دلیل شرعی ہے
ہان ایک معاملہ تعجب خیز البتہ ہے بہلا کیونکر اعتماد کیا جا سکتا ہی بلکہ ایسے بے سند قول کو فتوی کہنا لاز
تسویس فی صدور الناس سے کام لینا ہی **وسادساً** یہ قاعدہ نقلاً و عقلاً خلاف شریعت
غرا ہے **کما ہو الظاہر** فقد بر علاوہ ازین نہایت تعجب خیز و غایت حیرت انگیز یہ ایک اور امر ہے
چند اشخاص جسکے حاکی ہین کہ جناب واعظ صاحب نے بمرات و کرات اپنے وعظ مین یہ بہی ارشاد فرمایا ہی
کہ حضرت علی مرتضی رض کے فرمان لازم الاذعان کے موافق مین حکم دیا کرتا ہون اگر دراصل یہ خبر صحیح ہے
تو حضرت واعظ صاحب کے قول و فعل مین موافقت کی یہ صورت تہی کہ جسطرح انہون نے قبل از
رویت بروز یکشنبہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ہونیکا حکم قطعی نافذ کیا تہا اسیطرح بروز یکشنبہ
یوم النحر ہونیکا حکم بہی نافذ کرتے اور اسصورت مین انکے واسطے بہی چند فوائد متصور تہے اول یہ کہ

قطعہ تاریخ از حضرت مصنف مدظلہ

خدا ہی نگہبان و حامی ہمارا
غضب ہمکو اشرار دیتے ہین دہمکی

ستایا جو کفار نے انبیا کو
تو کونین مین قدر کیا انکی کم کی

برا کیا کریگا کوئی مفسد دین
جو تہی بات سچی وہ سینے مین رقم کی

ہوئے سرد کتنکلے کیا کیا مخالف
چلی کلک وہ چال تیغ دودم کی

اسد سنکے اہل تسنن نے اسکو
یہ دی داد شمشیر فاروق چمکی

۱۳۱۰ھ

ضمیمہ

رسالہ طریق الحسن کے ختم ہونیکے بعد تاریخ ۳۰ ذی الحجہ روز شنبہ کو کہ واعظ صاحب کی عید اضحی کرنے کے حساب کے موافق اُس روز ذی الحجہ کی اکتیسوین تاریخ تہی (جیسا کہ انگریزون کے وہان ماہ دسمبر ۳۱ تاریخ کا ہوتا ہی) شام کو عام طور پر ہلال ماہ محرم کی رویت ہوئی اور باتفاق سنی و شیعہ بروز یکشنبہ محرم کی اول تاریخ قرار پائی اسمقام پر مین نہایت افسوس و غایت حسرت کے ساتھ یہ خیال کرتا ہون کہ جناب واعظ صاحب کے زمرۂ معتقدین نمبر اول و دوم کے لوگون سے جنمین ذرہ بہر بہی آدمیت ہوگی عقل و فراست ہوگی وہ بیچارے بروز شنبہ ہلال محرم دیکہکر اپنے اپنے دلونمین کیا کیا پریشان و پشیمان نہوئے ہونگے کیا تضیع صلواۃ و اضحیہ کا ماتم نکرتے ہونگے کیا سنیونکی مخالفت کا غم نکرتے ہونگے بیشک کرتے ہونگے کیون نکرینگے چونکہ ازل سے آجتک شہور قمریہ سے کوئی مہینا نہ کبہی اکتیس تاریخ کا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالی تا ابد نکبہی ہوگا پہر تو باحسن الوجوہ یہ بات ثابت ہوچکی کہ بروز شنبہ ذی الحجہ کی نوین تاریخ تہی ان بیچارون کو ماننا ہی پڑیگا اور انکی مرشد صاحب کی اس حرکت کو جسپر انکو کرامت کا گمان تہا باعث ندامت و ملامت جاننا ہی پڑیگا انکی نمازین و قربانیان ناجائز ہوئین اسکا اقرار کرنا ہی ہوگا جمہور اہل اسلام کی عید اضحی صحیح اور سچی تہی یہ کہنا ہی پڑے گا خیر مضی مامضیٰ یہ مثل مشہور ہے کہ آدمی کہو کر سیکہتا ہے پس اگر اب بہی یہ لوگ نہ سیکہین یعنے امسال تو اپنی نمازین اور قربانیان کہو چکے ہین بعد آیندہ سال اپنے اس نقصان و زیان کو بہول جائین ملحوظ خاطر نرکہین اور پہر تمام سنیونکی مخالفت کرین اپنے مرشد کی موافقت کی راہ لین تو لاریب یہ لوگ قولہ تعالیٰ اولئک کالانعام بل ہم اضل الآیۃ کے مصداق ہین اور انکی نسبت اس آیت باکرامت کا قرات کرنا زیبا ہی ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد لیکن امید ہے کہ انشاء اللہ المتعال آیندہ سال ایسا نہوگا کیونکہ واعظ صاحب

کہ انشاء اللہ تعالیٰ تاقیام قیامت نہ گوہر مقصود انکی ہاتھہ آئین اور نہ زانوی فکر سے بجز اقرار لا علم لنا وہ سر اوٹہا نیکی مہلت پائین کتنے مصرع ایسے ہین کہ جب تک صحت الفاظ شہید نہولی تب تک وزن کی پڑی ٹہیک نہ بیٹھے اور حضرات علما اگر اسکی اکثر روایات کی حقیقت و صحت دریافت کیا چاہین تو بجز کتب مجموعہ روایات موضوعہ جلد کہین انکا پتہ نہ پائین حضرت کے اجتہاد خاص کے بکثرت جو مسائل ہین نرالی انکی فضائل ہین عقائد کی جو باتین ہین اسکی انوکہی ریتین ہین **المختصر** ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ✽ اور اگر میری حیات مستعار باقی رہی میری حین حیات وہ کتاب شیوع پذیر ہوئی تو انشاء اللہ المتعال بذوق و شوق تمام اسکا استقبال کرونگا نہایت تپاک سے ملونگا کما ینبغی اسکی خدمت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرونگا اور اسپر حاشیہ چڑہاؤنگا **مواہب مشکوریہ در رد عقائد قصوریہ** اپنی کتاب کا نام رکہونگا واللہ المعین و بہ نستعین **المطلب** عید اضحی کی لوا الف مذکورہ ملاحظہ فرماکر جناب واعظ صاحب کو نہایت ملال ہوا رنج بدرجہ کمال ہوا حتی کہ بتاریخ ١٥ ذی الحجہ بروز جمعہ برسر منبر ضبط نکرسکے کہل پڑی اور شاید باینخیال کہ صرف جناب قاضی صاحب مدظلہ کی سعی خطیر و حسن تدبیر کی بدولت انکی حلم دروغ نے فروغ نپایا امر حق ہر عقیل و فہیم کے سمجھہ مین آیا برسر منبر جناب قاضی صاحب کا نام نامی لیکر اچھی طرح اپنی دلکے پہپولے توڑی اور اونکی نسبت سب و شتم اور ایسے ایسے کلمات نالائم کہ فضلا عن الشرفا اراذل و سفہا بہی بلا تامل استعمال نہین کرسکتے استعمال کرکے دفتر اپنی نامہ اعمال کے سیاہ کئے نعوذ باللہ منہا آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ چند لوگون نے اسی روز انکی ساتہہ اپنی رشتہ حسن اعتقاد کو توڑا اونکی بزم وعظ مین شریک ہونے سی توبہ کی منہ موڑا اور یہ کہا کہ اگر یہ حضرت برسر حق ہوتے تو برسر منبر پس پشت کسی عالم کا نام لیکر یون گالیان نہ بکتے بعد وعظ چند سامعین نے جناب قاضی صاحب ممدوح کی خدمت والا رتبت مین آکر انکی وعظ کی کیفیت بیان کی قاضی صاحب نے گالیون کا حال سنکر تبسم فرمایا اور یہ شعر پڑہا :-

دشنام بمذہبی کہ طاعت باشد		مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم	

اور کل کہ تاریخ ٢٩ ذی الحجہ روز جمعہ تہا واعظ صاحب نے برسر منبر وعظ مین یہ ارشاد فرمایا کہ آج شہر محرم الحرام ١٣١١ھ کا ضرور چاند ہوگا لوگ چاہین مانین یا نہ مانین کل کے روز شنبہ ہی محرم کی پہلی تاریخ ہی اور دوشنبہ کو عاشورہ ہی بفضلہ تعالیٰ کل انکے وعظ کے بعد بوقت شام اکثر جا مطلع صاف تہا اور کہین رویت نہوئی :- وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

(تحریر فی التاریخ ٣٠ ذی الحجہ سنہ ١٣١٠ھ روز شنبہ)

بتاریخ نہم ذی الحجہ کہ یوم عرفہ ست بخلاف جمہور صلوۃ عید اضحی بجو آرند و اضحیہ کنند این ہر دو شغل چہ حکم دارند مسئلہ ۵ اگر کسی بقولے یا بفعلے از اقوال و افعال کفریہ متفق علیہا مرتکب شود حکمش چیست و نکاح منکوحہ اش قائم باشد یا فسخ گردد بینوا توجروا۔

الجواب

رب زدنی علما جواب مسئلہ اول اینکہ در طلوع ہلال وغیرہ بر حساب علم نجوم اعتبار کردن از رو شریعت غرا ہرگز جائز نیست اگرچہ آن منجم عدول باشد کما فی العالمگیریۃ یجب ان یلتمس الناس الہلال فی التاسع والعشرین من شعبان وقت الغروب فان راؤہ صاموا وان غم اکملوا ثلثین یوما کذا فی الاختیار شرح المختار وکذا ینبغی ان یلتمسوا ہلال شعبان ایضا فی حق اتمام العدد وھل یرجع الی قول اہل الخبرۃ العدول ممن یعرف علم النجوم الصحیح انہ لا یقبل کذا فی السراج الوہاج انتہی وفی الدر المختار ولا عبرۃ بقول الموقتین و لو عدولا علی المذہب انتہی قال الطحطاوی تحت ہذہ العبارۃ قال ابن شحنہ بعد نقل الخلاف ان اتفق اصحابنا الا النادر لا اعتماد علی قول المنجمین انتہی وفی الشامی ولا عبرۃ بقول الموقتین ای فی وجوب الصوم علی الناس بل فی المعراج لا یعتبر قولہم بالاجماع ولا یجوز للمنجم ان یعمل بنفسہ وفی النہر فلا یلزم بقول الموقتین انہ ای الہلال یکون فی السماء لیلۃ کذا وان کانوا عدولا فی الصحیح کما فی الایضاح الخ وجواب مسئلہ دوم اینکہ منجم مسلم را بذات خود بر حساب علم نجوم عمل کردن ہم جائز نیست چنانچہ در عبارت رد المحتار گذشتہ و فی العالمگیریۃ ولا یجوز للمنجم ان یعمل بحساب نفسہ کذا فی معراج الدرایۃ انتہی وفی الطحطاوی ولا عبرۃ بقول الموقتین ولو لنفسہم انتہی وجواب مسئلہ سیوم اینکہ منجم یا کاہن وغیرہ ہر کہ از امور غیبیہ خبر دہد تصدیقش کفر ست لان قال علیہ السلام من اتی کاہنا او عرافا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد مراد از کاہن و عراف آن کسانند کہ از امور غیبیہ خبر دہند کما فی الطحطاوی تحت ہذا الحدیث المراد بالکاہن والعراف فی الحدیث من یخبر بالغیب او یدعی معرفتہ فما کان ہذا سبیلہ لا یجوز ویکون تصدیقہ کفرا انتہی وفی العالمگیریۃ اذا قال نجومی ذنب بچہ نہادہ است و یعتقد ما قال کفر کذا فی الفصول العمادیۃ انتہی وفی شرح الفقہ الاکبر لملا علی قاری ثم ان تصدیق الکاہن بما یخبرہ من الغیب کفر لقولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ ولقولہ علیہ السلام من اتی کاہنا فصدقہ بما یقول فقد کفر

کے معتقدین سے جو لوگ مجالس عزا کرنے والے یا تعزیہ اوٹھانے والے ہین انلوگون نے بہی ہلال محرم کی نسبت انکی حکم کیجانب اصلا بنظر التفات دیکھا اور نہ اسکا کچھ خیال کیا بروز شنبہ بعد رویت ہلال وہ سب اپنے اپنے معمولات و عادات مین مشغول و مصروف ہوے اور روز شنبہ ہی کو عاشورہ کے روز جن جن بدعات قبیحہ و منکرات صریحہ کے مرتکب ہوا کرتے ہین مرتکب ہوے ہداهم اللہ الرحیم الی صراط المستقیم بیان ایک بات یہ باقی رہگئی کہ تاریخ ششم محرم روز جمعہ کو شاید بدین خیال کہ بروز شنبہ ہلال محرم دیکھکر ہمارے معتقدین انتیس روز کا مہینا خیال کرکے کچھ شش و پنج مین ہونگے انکے ان خیالات کو دفع کرنیکواسطے یہ شعبدہ بیان کیا کہ بروز جمعہ مرزاپور مین کئی آدمیونے چاند دیکھا پس عاشورہ بروز دوشنبہ ہی مگر مین کہتا ہون کہ یہ شعبدہ انکا شکم زاد تھا یا انکے ہوا خواہون سے کسی نے انکی خوش کرنے کیواسطے اگر انسے یہ بات کہی ہوگی پس انھون نے اپنی پیشین گوئی کی تصدیق مین یہ بات برسر منبر بیان کردی مگر انکا یہ بیان کرنا کچھ مفید نہوا اور اسکی جھوٹہ ہونیکی بڑی بڑی دو دلیلین مین بیان کرتا ہون اول یہ کہ بروز جمعہ اکثر جا مطلع صاف تھا اگر اُسروز چاند ہوتا تو اور لوگ بہی دیکھتے اور مطلع صاف ہونیکی صورت مین جماعت کثیر کی شہادت درکار ہے دو شخصونکی گواہی واجب الرد و بے اعتبار ہے **دوم** اگر جمعہ کو چاند ہوتا تو بروز پنجشنبہ بدر یعنی ماہ کامل ہوتا چونکہ بروز شنبہ چاند ہونا صحیح تھا لہذا بروز جمعہ ماہ کامل ہوا اور واعظ صاحب کے قاعدہ معمولہ کے موافق آیندہ سال بروز جمعہ عاشورہ ہونا چاہیے مگر انشاءاللہ نہوگا اور واعظ صاحب کی اسسال کی کارروائیان انشاءاللہ پھر آیندہ سال شائع ہوگین **والسلام علی من اتبع الہدے**

فتوای حضرات علماء کلکتہ وغیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا معشر العلماء ما قولکم رحمکم اللہ تعالی۔ درین مسائل خمسہ مسئلہ (۱) در طلوع ہلال رمضان و عیدین وغیرہ برحساب علم نجوم اعتبار کردن شرعًا جائز ہست یا نہ مسئلہ (۲) منجم مسلم را بذات خود برحساب علم نجوم عمل کردن جائز ہست یا نہ مسئلہ (۳) آنانکہ قول منجم و کاہن را تصدیق کنند شرعًا چہ حکم دارند مسئلہ (۴) باعتبار رویت ہلال تاریخ یکم ذی الحجہ اگر بعض قائل مدعی علم غیب شدہ علی الاعلان برسر منبر اعلان کند من میدانم کہ لاریب بروز آدینہ آیندہ حجاج بعرفات حاضر شوند و حج اکبر شود شمایان بروز شنبہ صلوٰۃ عید اضحی بخوانید و اضحیہ کنید پس آنانکہ تصدیق قول او کردہ (۵)

فتح القدیر وینفسخ النکاح بالردة انتہی بعد ازان تا وقتیکہ آن مرتکب ازان امر ردة
رجوع کردہ تجدید اسلام نکند مسلم نشود اگرچہ بطور عادت کلمہ شہادت بخواند زانکہ خواندن کلمۂ
شہادت بر سبیل عادت در اندفاع کفرش ہیچ مفید نگردد و بعد تجدید اسلام زوجہ اش مسلمہ
اگر راضی شود باو تجدید نکاح میتواند کرد و بصورت عدم رضا بر وجبر نکردہ شود کما فی نصاب
الاحتساب ما یکون کفرا بالاختلاف یوجب احباط العمل ویلزم اعادة الحج ان کان
حج ویکون وطئہ مع امرأتہ زنا والولد المتولد فی ہذہ الحالة یکون ولد الزنا وان اتی
بکلمة الشہادة بعد ذلک اذا کان الاتیان علی وجہ العادة ولم یرجع عما قال لم
یصر مسلما لان الاتیان بکلمة الشہادة علی وجہ العادة لا یدفع الکفر الخ وفی الدرر
وفی شرح الوہبانیة للشرنبلالی ما یکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولاده
اولاد زنا کذا فی الفصول العمادیة لکن ذکر فی نور العین ویجدد بینہما النکاح
ان رضیت زوجتہ بالعود الیہ والا فلا تجبر والمولود بینہما قبل تجدید النکاح
بالوطوء بعد الردة یثبت نسبہ منہ لکن یکون زنا انتہی ہکذا الحکم الکتاب

واللہ اعلم بالصواب

المجیب احقر الوری ابو الفتح

محمد عبد الشکور مرحبا

حنفی کان اللہ لہ

قاضی تاتیلا کلکتہ

فقط

دستخطہای حضرات مدرسین مدرسہ عالیہ کلکتہ دامت برکاتہم

جواب صحیح ست احمد عفی عنہ

الحق ما افتی بہ عبد الرحیم عفی عنہ

الجواب صحیح محمد اسمعیل عفی عنہ

الاجوبة کلہا صحیحة ولایت حسین عفی عنہ

الجواب صواب واللہ اعلم سعادت حسین عفی عنہ

ص

بما انزل على محمد ثم الكاهن هو الذي يخبر عن الكوائن في مستقبل الزمان ويدعى معرفة الاسرار
في المكان وقيل الكاهن الساحر والمنجم اذا ادعى العلم بالحوادث الآتية فهو مثل الكاهن
وفي معناه الرمال قال القونوي والحديث يشتمل الكاهن والعراف والمنجم فلا يجوز اتباع
المنجم والرمال وغيرهم كالضارب بالحصى الخ وفي فتاوى قاضيخان رجل قال انا
اعلم المسروقات قال الشيخ الامام محمد بن الفضل هذا القائل ومن صدقه يكون كافرا
قيل له فان قال هذا القائل انا اخبر باخبار الجن ما ذا تريه بذلك قال هو ومن صدقه
يكون كافرا بالله لقوله عليه الصلوة من آتى كاهنا فصدقه فيما قال فقد كفر بما انزل
على محمد لا يعلم الغيب الا الله لا الجن ولا الانس يقول الله في الاخبار عن الجن فلما
خر تبينت الجن ان لو كانوا يعلمون الغيب ما لبثوا في العذاب المهين انتهى وفي رد المحتار
والحاصل ان الكاهن من يدعي معرفة الغيب باسباب وهي مختلفة فلذا انقسم الى انواع
متعددة كالعراف والرمال والمنجم وهو الذي يخبر عن المستقبل بطلوع النجم وغروبه والذي
يضرب بالحصى والذي يدعي ان له صاحبا من الجن يخبره عما سيكون والكل مذموم
شرعا محكوم عليهم وعلى مصدقهم بالكفر انتهى **وجواب مسئله چهارم**
اینکه آن قاص مدعی علم غیب و مصدقینش ہمہ کافر شوند چنانچہ از دلائل جواب مسئلہ سیوم مذکور
گشتہ و مزید بران في رد المحتار ناقلا عن البزازية يكفر بادعاء علم الغيب و
باتيان الكاهن وتصديقه وفي التاتارخانية يكفر بقوله انا اعلم المسروقات او انا اخبر
عن اخبار الجن اياي اه قلت فعلى هذا ارباب التقاويم من انواع الكاهن لادعائهم
العلم بالحوادث الكائنة الخ وفي شرح الفقه الاكبر لملا علي قاري رح من تكلم
بكلمة الكفر وضحك به غيره كفر او تكلم به مذكر وقبل القوم ذلك كفروا يعني
تكلم به واعظ او مدرس او مصنف واعتقد القوم الذين اطلعوا عليه كفروا
ولا عذر لهم فيه الا ان كان الكفر مختلف فيه وزاد في المحيط وقيل اذا سكت القوم
عن المذكر وجلسوا عنده بعد تكلمه بالكفر كفروا انتهى وفي نصاب الاحتساب
او ادعى انه يعلم سر الله او ادعى انه يعلم الغيب الى قوله هذه المسائل كلها لا اختلاف
انه يكفر وهذه كلمات كفر اختصرت من المحيط والذخيرة لا اختلاف فيها انتهى
وجواب مسئله پنجم اینکه چون کسے مسلم بقولے یا بفعلے از اقوال و افعال کفریہ
متفق علیہا مرتکب شود مرتد گردد و بسبب ارتداد او نکاح منکوحہ اش فسخ شود کما فی

مرحبا نے جو لکھا سب ہے بجا + مرحبا ہے مرحبا ہے مرحبا + محمد لطف الرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح ابو اسحٰق محمد عبد الرزاق :- الجواب صواب محمد علی رضا عفی عنہ

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ محمد حشمت علی عفی عنہ :- جوابہا باصواب است ابو المکارم

محمد قاسم الصدیقی عفی عنہ :- الجواب صحیح محمد عبد الرؤف عفی عنہ

دستخطہائے دیگر فضلائے کلکتہ وغیرہ دامت فیوضہم

للہ در المجیب عبد الکریم عفی عنہ (مدرس دوم مدرسہ ہوگلی)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ عبد الرزاق عفی عنہ (مدرس سیوم مدرسہ ہوگلی)

للہ در المجیب محمد حاتم عفی عنہ :- (خطیب مسجد کولوٹولہ)

من اجاب فقد اصاب واللہ اعلم بالصواب
احمد انوار اللہ غفرہ احد الوہاب
(خطیب مسجد خلاصی ٹولہ)

محمد طیب عفی عنہ (متولی مسجد مصری گنج)

جا الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا
ابو نعیم عبد العظیم عفی عنہ غازیپوری

للہ در المجیب حیث اتی بتقریر عجیب
محمد سلیمان عفی عنہ
مالک مطبع سعیدی

من اجاب فقد اصاب سجاد علی عفی عنہ

امنا من اجاب سؤالہم امنا من افاء فقد احا
سعادت علی :-

المجیب منصب علی غفرلہ × الجواب صحیح مظہر علی

لاشک فی صحۃ الجواب الحقر عبد الرحمن بن محسن القادری البدوانی

دستخطہا حضرات مدرسین مدرسہ محسنیہ ودیگر فضلا ہوگلی دام فیوضہم

مسائل صحیح است غلام سلمانی عباسی مدرس اول در صحت مسائل ہیچ شک وشبہہ نیست